# ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ خَيْرٌ لِّاَنْفُسِهِمْ ۭ اِنَّمَا نُمْلِيْ لَهُمْ لِيَزْدَادُوْٓا اِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝

(آل عمران:179)

ترجمہ: اور ہرگز وہ لوگ گمان نہ کریں جنہوں نے کفر کیا کہ ہم جو انہیں مہلت دے رہے ہیں یہ ان کیلئے بہتر ہے۔ ہم تو انہیں محض اس لئے مہلت دے رہے ہیں تا کہ وہ گناہ میں اور بھی بڑھ جائیں اور ان کیلئے رسوا کر دینے والا عذاب (مقدر) ہے۔


بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ    نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ    وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 69

شمارہ 9

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

2 رجب 1441 ہجری قمری • 27 تبلیغ 1399 ہجری شمسی • 27 فروری 2020ء


## اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 21 فروری 2020 کو مسجد بیت الفتوح (مورڈن) برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

# جو شخص اپنے اَخلاقِ سَیِّئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے

## ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کیلئے کوشش کرنے والے ہوں

### ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

### توبہ کے تین شرائط

توبہ دراصل حصول اخلاق کیلئے بڑی محرک اور مؤیّد چیز ہے اور انسان کو کامل بنا دیتی ہے۔ یعنی جو شخص اپنے اَخلاقِ سَیِّئہ کی تبدیلی چاہتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ سچے دل اور پکے ارادے کے ساتھ توبہ کرے۔ یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ توبہ کے لئے تین شرائط ہیں۔ بدوں ان کی تکمیل کے سچی توبہ جسے توبۃ النصوح کہتے ہیں حاصل نہیں ہوتی۔

ان ہر سہ شرائط میں سے پہلی شرط جسے عربی زبان میں اِقْلاع کہتے ہیں۔ یعنی ان خیالات فاسدہ کو دور کر دیا جاوے جو ان خصائل ردیہ کے محرک ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تصورات کا بڑا بھاری اثر پڑتا ہے کیونکہ حیطۂ عمل میں آنے سے پیشتر ہر ایک فعل ایک تصوری صورت رکھتا ہے۔ پس توبہ کیلئے پہلی شرط یہ ہے کہ ان خیالات فاسد و تصورات بد کو چھوڑ دے۔ مثلاً اگر ایک شخص کسی عورت سے کوئی ناجائز تعلق رکھتا ہے تو اسے توبہ کرنے کیلئے پہلے ضروری ہے کہ اسکی شکل کو بدصورت قرار دے اور اسکی تمام خصائل رذیلہ کو اپنے دل میں مستحضر کرے۔ کیونکہ جیسا میں نے ابھی کہا ہے تصورات کا اثر بہت زبردست اثر ہے اور میں نے صوفیوں کے تذکروں میں پڑھا ہے کہ انہوں نے تصور کو یہاں تک پہنچایا کہ انسان کو بندر یا خنزیر کی صورت میں دیکھا۔ غرض یہ ہے کہ جیسا کوئی تصور کرتا ہے ویسا ہی رنگ چڑھ جاتا ہے۔ پس جو خیالات بدلذّات کا موجب سمجھے جاتے تھے ان کا قلع قمع کرے۔ یہ پہلی شرط ہے۔

دوسری شرط نَدَمْ ہے یعنی پشیمانی اور ندامت ظاہر کرنا۔ ہر ایک انسان کا کانشنس اپنے اندر یہ قوت رکھتا ہے کہ وہ اس کو ہر برائی پر متنبہ کرتا ہے مگر بدبخت انسان اس کو معطل چھوڑ دیتا ہے۔ پس گناہ اور بدی کے ارتکاب پر پشیمانی ظاہر کرے اور یہ خیال کرے کہ یہ لذات عارضی اور چند روزہ ہیں اور پھر یہ بھی سوچے کہ ہر مرتبہ اس لذت اور حظ میں کمی ہوتی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ بڑھاپے میں آ کر جبکہ قویٰ بیکار اور کمزور ہو جاویں گے۔ آخر ان سب لذات دنیا کو چھوڑنا ہوگا۔ پس جبکہ خود زندگی ہی میں یہ سب باتیں چھوٹ جانے والی ہیں تو پھر ان کے ارتکاب سے کیا حاصل؟ بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ انسان جو توبہ کی طرف رجوع کرے اور جس میں اول اقلاع کا خیال پیدا ہو یعنی خیالات فاسدہ و تصورات بیہودہ کا قلع وقمع کرے۔ جب یہ نجاست اور ناپاکی نکل جاوے تو پھر نادم ہو اور اپنے کئے پر پشیمان ہو۔

تیسری شرط عَزْم ہے۔ یعنی آئندہ کیلئے مصمم ارادہ کر لے کہ پھر ان برائیوں کی طرف رجوع نہ کروں گا اور جب وہ مداومت کرے گا تو اللہ تعالیٰ اسے سچی توبہ کی توفیق عطا کرے گا۔ یہاں تک کہ وہ سَیِّئَات اس سے قطعاً زائل ہو کر اخلاق حسنہ اور افعال حمیدہ اس کی جگہ لے لیں گے اور یہ فتح ہے اخلاق پر۔ اس پر قوت اور طاقت بخشنا اللہ تعالیٰ کا کام ہے کیونکہ تمام طاقتوں اور قوتوں کا مالک وہی ہے۔ جیسے فرمایا: اَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (البقرۃ:166)

ساری قوتیں اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہیں اور انسان ضعیف البنیان تو کمزور ہستی ہے۔ خُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (النساء:29) اسکی حقیقت ہے۔ پس خدائے تعالیٰ سے قوت پانے کیلئے مندرجہ بالا ہر سہ شرائط کو کامل کر کے انسان کسل اور سُستی کو چھوڑ دے اور ہمہ تن مستعد ہو کر خدائے تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ تبدیلِ اخلاق کر دے گا۔

### اصلی شہ زور کون ہے؟

ہماری جماعت میں شہ زور اور پہلوانوں کی طاقت رکھنے والے مطلوب نہیں بلکہ ایسی قوت رکھنے والے مطلوب ہیں جو تبدیلِ اخلاق کیلئے کوشش کرنے والے ہوں۔ یہ ایک امر واقعی ہے کہ وہ شہ زور اور طاقت والا نہیں جو پہاڑ کو جگہ سے ہٹا سکے۔ نہیں نہیں۔ اصل بہادر وہی ہے جو تبدیلِ اخلاق پر مقدرت پاوے۔ پس یاد رکھو کہ ساری ہمت اور قوت تبدیلِ اخلاق میں صرف کرو کیونکہ یہی حقیقی قوت اور دلیری ہے۔

### خلق عظیم بڑی بھاری کرامت ہے

خوارق پر تو کسی نہ کسی رنگ میں لوگ عذرات پیش کر دیتے ہیں اور اس کو ٹالنا چاہتے ہیں لیکن اخلاقی حالت ایک ایسی کرامت ہے جس پر کوئی انگلی نہیں رکھ سکتا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے بڑا اور قوی اعجاز اخلاق ہی کا دیا گیا۔ جیسے فرمایا: اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (القلم:5) یوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک قسم کے خوارق قوت ثبوت میں جملہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے بجائے خود بڑھے ہوئے ہیں مگر اخلاقی اعجاز کا نمبر ان سب سے اول ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ نہیں بتلا سکتی اور نہ پیش کر سکے گی۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو اپنے اخلاق سیئہ کو چھوڑ کر عادات ذمیمہ کو ترک کر کے خصائل حسنہ کو لیتا ہے اس کیلئے وہی کرامت ہے۔ مثلاً اگر بہت ہی سخت تند مزاج اور غصہ ور ان عادات بد کو چھوڑتا ہے اور حلم اور عفو کو اختیار کرتا ہے یا امساک کو چھوڑ کر سخاوت اور حسد کی بجائے ہمدردی حاصل کرتا ہے تو بیشک یہ کرامت ہے اور ایسا ہی خود ستائی اور خود پسندی کو چھوڑ کر جب انکساری اور فروتنی اختیار کرتا ہے تو یہ فروتنی ہی کرامت ہے پس تم میں سے کون ہے جو نہیں چاہتا کہ کراماتی بن جاوے۔ میں جانتا ہوں ہر ایک یہی چاہتا ہے، تو بس یہ ایک مدامی اور زندہ کرامت ہے کہ انسان اخلاقی حالت کو درست کرے کیونکہ یہ ایسی کرامت ہے جس کا اثر کبھی زائل نہیں ہوتا بلکہ نفع دور تک پہنچتا ہے۔ مومن کو چاہیے کہ خَلق اور خالق کے نزدیک اہل کرامت ہو جاوے۔ بہت سے رند اور عیاش ایسے دیکھے گئے ہیں جو کسی خارق عادت نشان کے قائل نہیں ہوئے لیکن اخلاقی حالت کو دیکھ کر انہوں نے بھی سر جھکا لیا ہے اور بجز اقرار اور قائل ہونے کے دوسری راہ نہیں ملی۔ بہت سے لوگوں کے سوانح میں اس امر کو پاؤ گے کہ انہوں نے اخلاقی کرامات ہی کو دیکھ کر دین حق کو قبول کر لیا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 119 تا 122، مطبوعہ 2018 قادیان)


جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

## یاد رکھیں کہ ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے، حضرت مسیح موعودؑ کا چہرہ ہے اور اسلام کا چہرہ ہے

ہر کوئی جو کہ اس جلسہ میں حصہ لے رہا ہے اس چیز کو یقینی بنائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے گا

ان تین دنوں میں آپ کو جلسہ کے مثبت ماحول سے فائدہ اٹھانا چاہئے، اللہ کی یاد میں محو اور مگن رہیں اور اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں

یاد رکھیں جلسہ میں شامل ہونا بے کار ہے اگر حضرت مسیح موعودؑ سے کیا گیا عہدِ بیعت، اللہ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت آپ کے دلوں میں دنیا کی محبت سے زیادہ نہ ہو

میں آپ سے زور دے کر کہتا ہوں کہ اللہ کو یاد کریں اور نمازیں پڑھیں، یہ دعا کریں کہ اے اللہ! ہم جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں جو کہ تیری خاص مدد، علم اور نیک ارادے سے قائم ہوا ہے ہم اس جلسہ میں تیری خوشنودی اور تیری یاد کو بڑھانے کیلئے شامل ہو رہے ہیں تا کہ تیرا قرب حاصل ہو ہمیں وہ تمام رحمتیں عطا فرما جو کہ تو نے اس جلسہ کو عطا کی ہیں اور ہم میں وہ پاک تبدیلی پیدا فرما جس کی تو خواہش رکھتا ہے

### 34 ویں جلسہ سالانہ ملائیشیا منعقدہ 13 تا 15 ستمبر 2019 کے موقع پر سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی **پیغام**

پیارے احبابِ جماعت ملائیشیا!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ 13، 14 اور 15 ستمبر 2019ء کو اپنا 34 واں سالانہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو انتہائی کامیاب کرے اور شاملین کو روحانی برکات حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ اچھائی، نیکی اور پرہیزگاری میں بڑھاتا چلا جائے۔

جیسا کہ میں نے جرمنی کے جلسہ میں بتایا تھا کہ جو برکات اور رحمتیں ہم نے حضرت مسیح موعودؑ کے ساتھ وفاداری کا عہد کرتے ہوئے حاصل کی ہیں اُن میں سے ایک جلسہ سالانہ ہے جو کہ ہمیں اپنے آپ کو روحانی، اخلاقی اور ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشنے اور خدا تعالیٰ کے قرب کو حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

یہ ہمیں ہمارے دلوں کو پاک کرنے میں بھی مدد دیتا ہے تا کہ ہم اس قابل ہو سکیں کہ ہم اپنی ذمہ داریاں جو کہ دوسروں کیلئے ہیں پوری کر سکیں اور اس مقصد کو حاصل کر سکیں جس کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے جلسہ سالانہ قائم کیا۔

اس لیے ہر کوئی جو کہ اس جلسہ میں حصہ لے رہا ہے اس چیز کو یقینی بنائے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔ ان تین دنوں میں دنیا کی محبت آپ کے دلوں میں جگہ نہ پائے بلکہ آپ کو جلسہ کے مثبت ماحول سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اللہ کی یاد میں محو اور مگن رہیں اور اپنی روحانی اور اخلاقی حالت کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔ آپ کو اپنے شکوے اور ایک دوسرے سے بے گانگی کو ہم آہنگی میں بدلنا چاہیے اور فضول اور بے کار باتوں کو چھوڑ دینا چاہیے۔

یاد رکھیں جلسہ میں شامل ہونا بے کار ہے اگر حضرت مسیح موعودؑ سے کیا گیا عہدِ بیعت، اللہ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت آپ کے دلوں میں دنیا کی محبت سے زیادہ نہ ہو۔ اور آپ اپنی زندگیوں کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات اور احکام کے مطابق نہیں گزارتے۔

جب ایک انسان اللہ سے سچی محبت کے ساتھ صحیح تعلق قائم کرتا ہے اور اپنے خالق حقیقی کو کسی بھی حالت میں نہیں بھولتا تو پھر اللہ تعالیٰ بھی اسے نہیں چھوڑتا اور یہی حضرت مسیح موعودؑ ہم سے توقع رکھتے ہیں۔ ہم میں سے سب کو کوشش اور دعا کرنی چاہیے کہ ہم اس حالت کو پہنچ جائیں۔ جب ہم ایسا کریں گے تو اللہ ہمیں یاد رکھے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے اذکروا اللہ یذکرکم اللہ کو یاد رکھو وہ بھی تمہیں یاد رکھے گا۔ خوش قسمت ہیں وہ جن کو اللہ یاد رکھتا ہے اور وہ اُن پر اپنی بے شمار رحمتیں نازل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ انہیں نہیں بھولتے اپنے روزمرہ کے کاموں کے درمیان۔ پس جو بھی مہمان اور ڈیوٹی ممبران جلسہ میں شامل ہیں اللہ کے قرب کو پانے کیلئے اپنے آپ کو اللہ کے ذکر میں مصروف رکھیں۔

میں آپ سے زور دے کر کہتا ہوں کہ اللہ کو یاد کریں اور نمازیں پڑھیں جلسہ کی کارروائی کے دوران، وقفہ جات میں اور اسی طرح رات کے وقت میں بھی۔ یہ دعا کریں کہ اے اللہ! ہم جلسہ میں شامل ہو رہے ہیں جو کہ تیری خاص مدد، علم اور نیک ارادے سے قائم ہوا ہے ہم اس جلسہ میں تیری خوشنودی اور تیری یاد کو بڑھانے کیلئے شامل ہو رہے ہیں تا کہ تیرا قرب حاصل ہو۔ ہمیں وہ تمام رحمتیں عطا فرما جو کہ تو نے اس جلسہ کو عطا کی ہیں۔ اور ہم میں وہ پاک تبدیلی پیدا فرما جس کی تو خواہش رکھتا ہے۔ جس کیلئے تو نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلام کو اس دنیا میں بھیجا تا کہ ہم سچے دل سے اس کی بیعت کر سکیں۔

آخر میں یہ یاد رکھیں کہ ہر احمدی کے چہرہ کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا چہرہ ہے اور اسلام کا چہرہ ہے۔ یہ ہر احمدی کا فرض ہے کہ ان تمام چیزوں کو پسند کرے اور ان کی حفاظت کرے۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ کے فضل سے آپ کا جلسہ سالانہ کامیاب ہو اور آپ کو شرائط بیعت کو پورا کرنے کی توفیق دے۔

اللہ کرے کہ آپ سب خلافت احمدیہ سے سچی وفا کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ آپ کی زندگیوں میں سچی تبدیلی لائے تا کہ آپ نیکی، راست بازی، اسلام اور انسانیت کی خدمت میں پیش پیش ہوں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل فرمائے۔

والسلام خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1 اکتوبر 2019)

### تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں

اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں، انہیں خلافت سے وابستگی اور اس کی برکات سے متمتع ہونے کی تلقین کرتی رہیں

ان کا دینی علم بڑھائیں، انہیں جماعتی عقائد اور دلائل سکھائیں، انہیں ایم ٹی اے سے جوڑیں

ان کے ساتھ اکٹھے بیٹھ کر میرے خطبات سنا کریں اور بعد میں بچوں سے کچھ پوچھ بھی لیا کریں تا کہ اگلی دفعہ وہ زیادہ غور سے سنیں

(خصوصی پیغام سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019، بحوالہ اخبار بدر 5 دسمبر 2019)

طالبِ دعا:
**SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY**
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

# خطبہ جمعہ

اسلام میں خدا کے ساتھ شرک کرنے اور والدین کے حقوق تلف کرنے کے بعد تیسرے نمبر پر جھوٹ بولنے کا گناہ سب سے بڑا ہے......

ایمان اور بزدلی ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں مگر ایمان اور جھوٹ کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے...... جو شخص غداری کرتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے سخت عتاب کے نیچے ہوگا

## اخلاص و وفا کے پیکر بدری صحابی حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ کی سیرتِ مبارکہ کا تذکرہ

سلطنتِ مدینہ کے خلاف غدّاری کے مرتکب، مسلمانوں کے خلاف عہد شکنی، تحریکِ جنگ، فتنہ انگیزی، فُحش گوئی اور سازشِ قتل وغیرہ کی کارروائیوں میں ملوّث خبیث باطن یہودی سردار کعب بن اشرف کے قتل اور اس کی وجوہات کا تفصیلی بیان

## کعب کے قتل پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کے مدلّل جوابات

حدیثِ مبارکہ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کی لطیف تشریح

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 7 رفروری 2020ء بمطابق 7 رتبلیغ 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، (سرے)، یوکے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ -

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ - الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ -

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ - اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ -

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ -

آج جن صحابی کا ذکر ہوگا ان کا نام ہے حضرت محمد بن مسلمہ انصاریؓ۔ حضرت محمد کے والد کا نام مسلمہ بن سلمہ تھا۔ ان کے دادا کا نام سلمہ کے علاوہ خالد بھی بیان کیا گیا ہے اور ان کی والدہ ام سہم تھیں جن کا نام خلیدۃ بنت ابوعبیدۃ تھا۔ ان کا تعلق انصار کے قبیلہ اوس سے تھا اور قبیلہ عبد اشہل کے حلیف تھے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ کی کنیت ابوعبداللہ یا ابوعبدالرحمٰن اور ابوسعید بھی بیان کی جاتی ہے۔ علامہ ابن حجر کے نزدیک ابوعبداللہ زیادہ صحیح ہے۔ ایک قول کے مطابق آپؓ بعثتِ نبوی سے بائیس سال پہلے پیدا ہوئے اور ان لوگوں میں سے تھے جن کا نام جاہلیت میں ''محمد'' رکھا گیا۔

(الطبقات الکبریٰ جلد 3 صفحہ 338 محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1990ء) (الاصابہ جلد 6 صفحہ 28 محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء) (اسد الغابہ جلد 5 صفحہ 106 محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء)

مدینے کے یہود اُس نبی کے منتظر تھے جس کی بشارت حضرت موسیٰؑ نے دی تھی۔ انہوں نے بتایا کہ اس مبعوث ہونے والے نبی کا نام 'محمد' ہوگا۔ جب اہلِ عرب نے یہ بات سنی تو انہوں نے اپنے بچوں کے نام محمد رکھنا شروع کر دیے۔ سیرت النبیؐ پر مشتمل کتب میں جن افراد کا نام زمانہ جاہلیت میں بطور تفاؤل کے محمد رکھا گیا ان کی تعداد تین سے لے کر پندرہ تک بیان کی گئی ہے۔ علامہ سُہَیلی جو سیرت ابن ہشام کے شارح ہیں انہوں نے تین افراد کے اسماء لکھے ہیں جن کا نام محمد تھا۔ علامہ ابن اثیر نے چھ افراد کے نام لکھے ہیں جبکہ عبدالوہاب شعرانی نے ان کی تعداد چودہ درج کی ہے۔ معلومات کے لیے یہ پندرہ نام یا چند نام جو ہیں یہ بتا بھی دیتا ہوں۔ ان میں ہیں محمد بن سفیان، محمد بن اُحَیحہ، محمد بن حُمرَان، محمد بن خُزاعی، محمد بن عدی، محمد بن اسامہ، محمد بن بَراء، محمد بن حارث، محمد بن حِرمازْ، محمد بن خَولِی، محمد بن یَحمَدِی، محمد بن اُسیدی اور محمد فُقَیمی اور حضرت محمد بن مسلمہ (شامل) ہیں۔

(محمد رسول اللہ والذین معہٗ از عبدالحمید جودہ السحار جلد 2 صفحہ 111-112 مکتبۃ مصر) (روض الانف شرح ابن ہشام از علامہ سہیلی جلد 1 صفحہ 280 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت) (اسد الغابۃ لابن اثیر جلد 5 صفحہ 72 محمد بن احیحۃ، دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) (کشف الغمۃ عن جمیع الامۃ للشعرانی جزء اول صفحہ 283-284 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1998ء) (الاصابہ جلد 6 صفحہ 28 محمد بن مسلمہؓ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)

حضرت محمد بن مسلمہؓ قدیم اسلام لانے والوں میں سے تھے۔ آپؓ حضرت مُصعَب بن عُمیرؓ کے ہاتھ پر حضرت سعد بن معاذؓ سے پہلے اسلام لائے۔ جب حضرت ابوعبیدہ بن الجراح ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آپؓ کے ساتھ مؤاخات قائم فرمائی۔ آپؓ ان صحابہ میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف اور ابورافع سلّام بن ابوحُقَیق کو قتل کیا تھا۔ یہ دونوں وہ فتنہ پرداز تھے جو مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے تھے اور اسی کوشش میں ہوتے تھے بلکہ مسلمانوں پہ حملہ بھی کروانے کی کوشش کی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی حملہ کرنے کی کوشش کی تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پھر ان کے قتل پر مقرر کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات کے موقعے پر ان کو مدینہ پر نگران بھی مقرر فرمایا۔

حضرت محمد بن مسلمہؓ کے بیٹے جعفر، عبداللہ، سعد، عبدالرحمٰن اور عمر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ غزوۂ بدر، غزوۂ احد اور اس کے بعد سوائے غزوۂ تبوک کے تمام غزوات میں شریک ہوئے کیونکہ غزوۂ تبوک میں وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت سے مدینے میں ٹھہرنے کے لیے پیچھے رہ گئے تھے۔

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 6 صفحہ 28، 29 محمد بن مسلمہ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1995ء)
(شرح زرقانی جلد 2 صفحہ 511 حدیث بنی نضیر مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 1996ء)

جیسا کہ ذکر ہوا ہے کہ دو فتنہ پرداز اور اسلام کے مخالفین کے قتل میں حضرت محمد بن مسلمہؓ شامل تھے۔ اس کی کچھ تفصیل تو ڈیڑھ سال پہلے حضرت عبادہ بن بشرؓ کے حوالے سے بیان کر چکا ہوں۔ تاہم کچھ باتیں مختصر بیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ کچھ اور تفصیل بھی ہے۔ سیرت خاتم النبیین میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے کعب بن اشرف کے قتل کے ضمن میں یہ لکھا ہے کہ بدر کی جنگ نے جس طرح مدینے کے یہودیوں کی دلی عداوت کو ظاہر کر دیا تھا اور وہ مخالفت میں بڑھ گئے تھے۔ اپنی شرارتوں اور فتنہ پردازیوں میں ترقی کرتے گئے۔ چنانچہ کعب بن اشرف کے قتل کا واقعہ اسی کی ایک کڑی ہے۔ کعب گو مذہباً یہودی تھا لیکن دراصل یہودی النسل نہ تھا بلکہ عرب تھا۔ اس کا باپ اشرف بنونَبہان کا ایک ہوشیار اور چلتا پرزہ آدمی تھا۔ مدینہ میں آکر بنونضیر کے ساتھ تعلقات پیدا کیے اور ان کا حلیف بن گیا۔ بالآخر اس نے اتنا اقتدار اور رسوخ پیدا کر لیا کہ قبیلہ بنونضیر کے رئیس اعظم ابورافع بن ابی الحقیق نے اپنی لڑکی اسے رشتہ میں دے دی اور اس کے بطن سے کعب پیدا ہوا جس نے بڑے ہو کر اپنے باپ سے بھی بڑھ کر رتبہ حاصل کیا۔ حتیٰ کہ بالآخر اسے یہ حیثیت حاصل ہوگئی کہ تمام عرب کے یہودی اسے گویا اپنا سردار سمجھنے لگے۔ اخلاقی نقطۂ نگاہ سے وہ ایک نہایت گندے اخلاق کا آدمی تھا اور خفیہ چالوں اور ریشہ دوانیوں کے فن میں اسے بڑا کمال حاصل تھا۔ نیکی تو اس کے پاس بھی نہیں پھٹکی تھی۔ پس کمال تھا اس کا برائیوں میں، بدیوں میں، لڑانے میں، فساد پیدا کرنے میں، فتنہ پیدا کرنے میں۔ بہرحال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں

ہجرت کر کے تشریف لائے تو کعب بن اشرف نے دوسرے یہودیوں کے ساتھ مل کر اس معاہدے میں شرکت اختیار کی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور یہود کے درمیان باہمی دوستی اور امن وامان اور مشترکہ دفاع کے متعلق تحریر کیا گیا تھا مگر اندر ہی اندر کعب کے دل میں بغض وعداوت کی آگ سلگنے لگ گئی اور اس نے خفیہ چالوں اور خفیہ ساز باز سے اسلام اور بانیٔ اسلام کی مخالفت شروع کر دی۔ کعب کی مخالفت زیادہ خطرناک صورت اختیار کر گئی۔ اپنی مخالفت اور فتنہ پردازیوں میں بڑھتا ہی چلا گیا اور بالآخر جنگِ بدر کے بعد تو اس نے ایسا رویہ اختیار کیا جو سخت مفسدانہ اور فتنہ انگیز تھا اور جس کے نتیجے میں مسلمانوں کے لیے نہایت خطرناک حالات پیدا ہو گئے۔

جب بدر کے موقعے پر مسلمانوں کو ایک غیر معمولی فتح نصیب ہوئی اور رؤسائے قریش اکثر مارے گئے تو اس نے سمجھ لیا کہ اب یہ نیا دین یونہی مٹتا نظر نہیں آتا۔ پہلے تو خیال تھا یہ نیا دین ہے ختم ہو جائے گا۔ خود ہی اپنی موت مر جائے گا لیکن جب اسلام کی ترقی دیکھی، بدر کے جنگ کے نتائج دیکھے تو پھر اس کو خیال پیدا ہوا کہ یہ اس طرح نہیں مٹے گا۔ چنانچہ بدر کے بعد اس نے اپنی پوری کوشش اسلام کے مٹانے اور تباہ و برباد کرنے میں صرف کر دینے کا تہیہ کر لیا۔

جب کعب کو یہ یقین ہو گیا کہ واقعی بدر کی فتح نے اسلام کو وہ استحکام دے دیا ہے جس کا اسے وہم وگمان بھی نہ تھا تو وہ غیض وغضب سے بھر گیا اور فوراً سفر کی تیاری کر کے اس نے مکے کی راہ لی اور وہاں جا کر اپنی چرب زبانی اور شعر گوئی کے زور سے قریش کے دلوں کی سلگتی ہوئی آگ کو اَور شعلہ بار کر دیا، بھڑکا دیا اور ان کے دل میں مسلمانوں کے خون کی نہ بجھنے والی پیاس پیدا کر دی اور ان کے سینے جذباتِ انتقام وعداوت سے بھر دیے۔ اور جب کعب کی اشتعال انگیزی سے ان کے احساسات میں ایک انتہائی درجے کی بجلی پیدا ہو گئی تو اس نے ان کو خانہ کعبہ کے صحن میں لے جا کر اور کعبہ کے پردے ان کے ہاتھوں میں دے دے کر ان سے قسمیں لیں کہ جب تک اسلام اور بانیٔ اسلام کو صفحہ دنیا سے ملیا میٹ نہ کر دیں گے اس وقت تک چین نہیں لیں گے۔

اس کے بعد اس بدبخت نے دوسرے عرب قبائل کا رخ کیا اور قوم بقوم پھر کر مسلمانوں کے خلاف لوگوں کو بھڑکایا۔ اور پھر مدینے میں واپس آ کر مسلمان خواتین پر تشبیب کہی۔ یعنی اپنے جوش دلانے والے اشعار میں نہایت گندے اور فحش طریق پر مسلمان خواتین کا ذکر کیا۔ حتیٰ کہ خاندانِ نبوت کی عورتوں کو بھی اپنے ان اوباشانہ اشعار کا نشانہ بنانے سے دریغ نہیں کیا اور ملک میں ان اشعار کا چرچا کروایا۔ بہرحال آخر پھر اس نے یہ کوشش بھی کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی سازش کی اور آپ کو کسی دعوت وغیرہ کے بہانے سے اپنے مکان پر بلا کر چند نوجوان یہودیوں سے آپ کو قتل کروانے کا منصوبہ باندھا مگر خدا کے فضل سے وقت پر اطلاع ہو گئی اور اس کی یہ سازش کامیاب نہیں ہوئی۔

جب نوبت یہاں تک پہنچ گئی اور کعب کے خلاف عہد شکنی، بغاوت، تحریکِ جنگ، فتنہ پردازی، فحش گوئی اور سازشِ قتل کے الزامات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس بین الاقوامی معاہدے کی رو سے جو آپ کے مدینے میں تشریف لانے کے بعد اہالیانِ مدینہ سے ہوا تھا مدینے کی جمہوری سلطنت کے صدر اور حاکمِ اعلیٰ تھے تو آپؐ نے یہ فیصلہ صادر فرمایا کہ کعب بن اشرف اپنی کارروائیوں کی وجہ سے واجب القتل ہے۔ چونکہ اس وقت کعب کی فتنہ انگیزیوں کی وجہ سے مدینے کی فضا ایسی ہو رہی تھی کہ اگر اس کے خلاف باضابطہ طور پر اعلان کر کے اسے قتل کیا جاتا تو مدینے میں ایک خطرناک خانہ جنگی شروع ہو جانے کا احتمال تھا جس میں نہ معلوم کتنا کشت وخون ہوتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہر ممکن اور جائز قربانی کر کے بین الاقوامی کشت وخون کو روکنا چاہتے تھے۔ آپؐ نے یہ ہدایت فرمائی کہ کعب کو برملا طور پر، کھلے طور پر قتل نہ کیا جاوے بلکہ چند لوگ خاموشی کے ساتھ کوئی مناسب موقع نکال کر اسے قتل کر دیں اور یہ ڈیوٹی آپؐ نے قبیلہ اوس کے ایک مخلص صحابی محمد بن مسلمہؓ کے سپرد فرمائی اور انہیں تاکید فرمائی کہ جو طریق بھی اختیار کریں قبیلہ اوس کے رئیس سعد بن معاذؓ کے مشورے سے کریں۔ محمد بن مسلمہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ! خاموشی کے ساتھ قتل کرنے کے لیے تو کوئی بات کہنی ہو گی یعنی کوئی عذر وغیرہ بنانا پڑے گا جس کی مدد سے کعب کو اس کے گھر سے نکال کر کسی محفوظ جگہ میں قتل کیا جا سکے۔ آپؐ نے ان عظیم الشان اثرات کا لحاظ رکھتے ہوئے جو اس موقعے پر ایک خاموش سزا کے طریق کو چھوڑنے سے پیدا ہو سکتے تھے فرمایا کہ 'اچھا'۔ چنانچہ محمد بن مسلمہؓ نے سعد بن معاذؓ کے مشورے سے ابونائلہؓ اور دو تین اَور صحابیوں کو اپنے ساتھ لیا اور کعب کے مکان پر پہنچے اور کعب کو اس کے اندرونِ خانہ سے بلا کر کہا کہ ہمارے صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے صدقہ مانگتے ہیں اور ہم تنگ حال ہیں۔ کیا تم مہربانی کر کے ہمیں کچھ قرض دے سکتے ہو؟ یہ بات سن کر کعب خوشی سے کود پڑا اور کہنے لگا کہ واللہ! ابھی کیا ہے۔ وہ دن دور نہیں جب تم اس شخص سے بیزار ہو کر اسے چھوڑ دو گے۔ محمد بن مسلمہؓ نے جواب دیا۔ خیر ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اختیار کر چکے ہیں جس کام کے لیے تمہارے پاس آئے ہیں تم یہ بتاؤ کہ قرض دو گے یا نہیں؟ کعب نے کہا ہاں مگر کوئی چیز رہن رکھو۔ محمدؓ نے پوچھا کیا چیز؟ اس بدبخت نے جواب دیا کہ اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ محمدؓ نے غصے کو دبا کر کہا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے جیسے آدمی کے پاس ہم اپنی عورتیں رہن رکھ دیں۔ اس نے کہا اچھا تو پھر بیٹے سہی۔ محمد بن مسلمہؓ نے جواب دیا کہ یہ بھی ناممکن ہے۔ ہم سارے عرب کا طعن اپنے سر پر نہیں لے سکتے۔ البتہ اگر تم مہربانی کرو تو ہم اپنے ہتھیار رہن رکھ دیتے ہیں۔ کعب راضی ہو گیا اور محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھی رات کو آنے کا وعدہ دے کر واپس چلے آئے اور جب رات ہوئی تو یہ پارٹی ہتھیار وغیرہ ساتھ لے کر کعب کے مکان پر پہنچے کیونکہ اس وقت کھلے طور پر ہتھیار لا سکتے تھے جو معاہدے کے مطابق دینا تھا اور اسے گھر سے نکال کر باتیں کرتے کرتے ایک طرف کو لے گئے اور تھوڑی دیر بعد چلتے چلتے محمد بن مسلمہؓ یا ان کے کسی ساتھی نے کسی بہانے سے کعب کے سر پر ہاتھ ڈالا اور نہایت پھرتی کے ساتھ اس کے بالوں کو مضبوطی سے قابو کر کے اپنے ساتھیوں کو آواز دی کہ مارو۔ صحابہؓ نے جو پہلے سے تیار تھے۔ ہتھیار بند تھے، فوراً تلواریں چلا دیں اور بالآخر کعب قتل ہو کر گرا۔ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھی وہاں سے رخصت ہو کر جلدی جلدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے اور آپؐ کو اس قتل کی اطلاع دی۔

جب کعب کے قتل کی خبر مشہور ہوئی تو شہر میں ایک سنسنی پھیل گئی اور یہودی لوگ سخت جوش میں آ گئے اور دوسرے دن صبح کے وقت یہودیوں کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ ہمارا سردار کعب بن اشرف اس طرح قتل کر دیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بات سن کر فرمایا کیا تمہیں یہ بھی معلوم ہے کہ کعب کس کس جرم کا مرتکب ہوا ہے؟ اور پھر آپؐ نے اجمالاً ان کو کعب کی عہد شکنی اور تحریکِ جنگ اور فتنہ انگیزی اور فحش گوئی اور سازشِ قتل وغیرہ کی کارروائیاں یاد دلائیں جس پر یہ لوگ ڈر کر خاموش ہو گئے۔ انہوں نے مزید شور نہیں مچایا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تمہیں چاہیے کہ کم از کم آئندہ کے لیے ہی امن اور تعاون کے ساتھ رہو اور عداوت اور فتنہ وفساد کا بیج نہ بوؤ۔ چنانچہ یہود کی رضامندی کے ساتھ آئندہ کے لیے ایک نیا معاہدہ لکھا گیا اور یہود نے مسلمانوں کے ساتھ امن وامان کے ساتھ رہنے اور فتنہ وفساد کے طریقوں سے بچنے کا ازسرِ نو وعدہ کیا۔

اگر کعب مجرم نہ ہوتا تو یہودی کبھی اتنی آسانی سے نیا معاہدہ نہ کرتے اور اس کے قتل پر خاموش بھی نہ رہتے۔ بہرحال یہ نیا معاہدہ انہوں نے کیا کہ آئندہ ہم امن سے رہیں گے۔ تاریخ میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ اس کے بعد یہودیوں نے کبھی کعب بن اشرف کے قتل کا ذکر کر کے مسلمانوں پر الزام عائد کیا ہو کیونکہ ان کے دل محسوس کرتے تھے کہ کعب اپنی مستحق سزا کو پہنچا ہے۔

کعب بن اشرف کے قتل پر بعض مغربی مؤرخین نے بہت کچھ لکھا ہے اور اس قتل کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن پر ایک بدنما دھبے کے طور پر ظاہر کر کے اعتراضات جمائے ہیں۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اول تو یہ کہ آیا یہ قتل فی ذاتہٖ ایک جائز فعل تھا یا نہیں؟ دوسرے آیا جو طریق اس کے قتل کے واسطے اختیار کیا گیا وہ جائز تھا یا نہیں؟

امرِ اول کے متعلق تو یہ یاد رکھنا چاہیے کہ کعب بن اشرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باقاعدہ امن وامان کا معاہدہ کر چکا تھا اور مسلمانوں کے خلاف کارروائی کرنا تو درکنار رہا اس نے اس بات کا عہد کیا تھا کہ وہ ہر بیرونی دشمن کے خلاف مسلمانوں کی امداد کرے گا اور مسلمانوں کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھے گا۔ اس نے اس معاہدے کی رو سے یہ بھی تسلیم کیا تھا کہ جو رنگ مدینے میں جمہوری سلطنت کا قائم کیا گیا ہے اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صدر ہوں گے اور ہر قسم کے تنازعات وغیرہ میں آپؐ کا فیصلہ سب کے لیے واجب القبول ہو گا۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ فن لینڈ 2019)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

چنانچہ تاریخ سے ثابت ہے کہ اسی معاہدے کے ماتحت یہودی لوگ اپنے مقدمات وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کرتے تھے اور آپؐ ان میں احکام جاری فرماتے تھے۔

اگر ان حالات کے ہوتے ہوئے کعب نے تمام عہد و پیمان کو بالائے طاق رکھ کر مسلمانوں سے بلکہ حق یہ ہے کہ حکومتِ وقت سے غداری کی اور مدینے میں فتنہ وفساد کا بیج بویا اور ملک میں جنگ کی آگ مشتعل کرنے کی کوشش کی اور مسلمانوں کے خلاف قبائل عرب کو خطرناک طور پر ابھارا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کے منصوبے کیے تو ان حالات میں کعب کا جرم بلکہ بہت سے جرموں کا مجموعہ ایسا نہ تھا کہ اس کے خلاف کوئی تعزیری قدم نہ اٹھایا جاتا؟ کیا یہ قتل سے کم کوئی اور سزا تھی جو یہود کی اس فتنہ پردازی کے سلسلے کو روک سکتی؟ کیا آج کل مہذب کہلانے والے ممالک میں بغاوت اور عہد شکنی اور اشتعالِ جنگ اور سازشِ قتل کے جرموں میں مجرموں کو قتل کی سزا نہیں دی جاتی؟

مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے لکھا ہے کہ اب جو سوال اٹھتا ہے وہ قتل کے طریق سے تعلق رکھتا ہے۔ سوال یہ اٹھتا ہے قتل کا طریق کیا تھا؟ جائز تھا کہ نہیں؟ یعنی سوال یہ ہے کہ قتل کا طریق کیسا تھا؟ اس سے تعلق رکھنے والا سوال ہے۔

اس کے متعلق یاد رکھنا چاہیے کہ عرب میں اس وقت کوئی باقاعدہ سلطنت نہ تھی بلکہ ہر شخص اور ہر قبیلہ آزاد اور خود مختار تھا۔ ایسی صورت میں وہ کون سی عدالت تھی جہاں کعب کے خلاف مقدمہ دائر کرکے باقاعدہ قتل کا حکم حاصل کیا جاتا؟ کیا یہود کے پاس اس کی شکایت کی جاتی جن کا وہ سردار تھا اور جو خود مسلمانوں کے خلاف غداری کر چکے تھے اور آئے دن فتنے کھڑے کرتے رہتے تھے؟ کیا مکے کے قریش کے سامنے مقدمہ پیش کیا جاتا جو مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے؟ کیا قبائل سُلَیم وغَطْفَان سے دادرسی چاہی جاتی جو گذشتہ چند ماہ میں تین چار دفعہ مدینے پر چھاپہ مارنے کی تیاری کر چکے تھے؟

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ پھر سوچو کہ مسلمانوں کے لیے سوائے اس کے وہ کون سا راستہ کھلا تھا کہ جب ایک شخص کی اشتعال انگیزی اور تحریکِ جنگ اور فتنہ پردازی اور سازشِ قتل کی وجہ سے اس کی زندگی کو اپنے لیے اور ملک کے امن کے لیے خطرناک پاتے تو خود حفاظتی کے خیال سے موقع پا کر اسے خود قتل کر دیتے کیونکہ یہ بہت بہتر ہے کہ ایک شریر اور مفسد آدمی قتل ہو جائے بجائے اس کے کہ بہت سے پرامن شہریوں کی جان خطرے میں پڑے اور ملک کا امن برباد ہو۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اس معاہدے کی رو سے جو ہجرت کے بعد مسلمانوں اور یہود کے درمیان ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک معمولی شہری کی حیثیت حاصل نہ تھی بلکہ آپؐ اس جمہوری سلطنت کے صدر قرار پائے تھے جو مدینے میں قائم ہوئی تھی اور آپؐ کو یہ اختیار دیا گیا تھا کہ جملہ تنازعات اور امورِ سیاسی میں جو فیصلہ مناسب خیال کریں صادر فرمائیں۔ پس آپؐ نے ملک کے امن کے مفاد میں کعب کی فتنہ پردازی کی وجہ سے اسے واجب القتل قرار دیا۔

پس اس فیصلۂ قتل پر کوئی اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔ پھر تاریخ سے بھی ثابت ہے کہ خود یہود نے کعب کی اس سزا کو اس کے جرموں کی روشنی میں واجبی سمجھ کر خاموشی اختیار کی اور اس پر اعتراض نہیں کیا اور اگر یہ اعتراض کیا جاوے کہ ایسا کیوں نہیں کیا گیا کہ قتل کا حکم دینے سے پہلے یہود کو بلا کر ان کو کعب کے جرم سنائے جاتے اور حُجت پوری کرنے کے بعد اس کے قتل کا باقاعدہ اور برملا طور پر حکم دیا جاتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس وقت حالات ایسے نازک ہو رہے تھے کہ ایسا طریق اختیار کرنے سے بین الاقوامی پیچیدگیوں کے بڑھنے کا سخت خطرہ تھا اور کوئی تعجب نہ تھا کہ مدینے میں ایک خطرناک سلسلہ کشت وخون اور خانہ جنگی کا شروع ہو جاتا۔ پس ان کاموں کی طرح جو جلد اور خاموشی کے ساتھ ہی کر گزرنے سے فائدہ مند ہوتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے امنِ عامہ کے خیال سے یہی مناسب سمجھا کہ خاموشی کے ساتھ کعب کی سزا کا حکم جاری کر دیا جائے مگر اس میں قطعاً کسی قسم کے دھوکے کا دخل نہ تھا اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ منشا تھا کہ یہ سزا ہمیشہ کے لیے بصیغۂ راز رہے کیونکہ جونہی یہود کا وفد دوسرے دن صبح آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فوراً بلا توقف انہیں ساری سرگزشت سنا دی اور اس فعل کی پوری پوری ذمہ داری اپنے اوپر لے کر یہ ثابت کر دیا کہ اس میں کوئی دھوکے وغیرہ کا سوال نہیں ہے اور یہودیوں کو یہ بات واضح طور پر بتا دی کہ فلاں فلاں خطرناک جرموں کی بنا پر کعب کے متعلق یہ سزا تجویز کی گئی تھی جو میرے حکم سے جاری کی گئی ہے۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ اس موقعے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کو جھوٹ اور فریب کی اجازت دی۔ سو یہ بالکل غلط ہے اور صحیح روایات اس کی مکذب ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قطعاً جھوٹ اور غلط بیانی کی اجازت نہیں دی بلکہ بخاری کی روایت کے بموجب جب محمد بن مسلمہؓ نے آپؐ سے یہ دریافت کیا کہ کعب کو خاموشی کے ساتھ قتل کرنے کے لیے تو کوئی بات کہنی پڑے گی تو آپؐ نے ان عظیم الشان فوائد کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو خاموش سزا کے محرک تھے جواب میں صرف اس قدر فرمایا کہ 'ہاں' اور اس سے زیادہ اس موقعے پر آپؐ کی طرف سے یا محمد بن مسلمہؓ کی طرف سے قطعاً کوئی تشریح یا توضیح نہیں ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صرف یہ مطلب تھا کہ محمد بن مسلمہؓ اور ان کے ساتھی جو کعب کے مکان پر جا کر اسے باہر نکال کر لائیں گے تو اس موقعے پر انہیں لازماً کوئی ایسی بات کہنی ہوگی جس کے نتیجے میں کعب رضامندی اور خاموشی کے ساتھ گھر سے نکل کر ان کے ساتھ آجاوے اور اس میں ہرگز کوئی قباحت نہیں ہے۔ آخر جنگ کے دوران میں جاسوس وغیرہ جو اپنے فرائض ادا کرتے ہیں ان کو بھی تو اسی قسم کی باتیں کہنی پڑتی ہیں جس پر کبھی کسی عقل مند کو اعتراض نہیں ہوا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن تو بہر حال پاک ہے۔ باقی رہا محمد بن مسلمہؓ وغیرہ کا معاملہ جنہوں نے وہاں جا کر عملاً اس قسم کی باتیں کیں۔ سو ان کی گفتگو میں بھی درحقیقت کوئی بات خلاف اخلاق نہیں ہے۔ انہوں نے حقیقتاً کوئی غلط بیانی نہیں کی البتہ اپنے مشن کی غرض وغایت کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ ذومعنیین الفاظ ضرور استعمال کیے۔ مختلف معنی نکلنے والے الفاظ استعمال کیے مگر ان کے بغیر چارہ نہیں تھا اور حالاتِ جنگ میں ایک اچھی اور نیک غرض کے ماتحت سادہ اور صاف گوئی کے طریق سے اس قدر خفی انحراف ہرگز کسی عقل مند دیانت دار شخص کے نزدیک قابل اعتراض نہیں ہو سکتا۔

اب یہ سوال بھی بعضوں نے اٹھایا کہ کیا جنگ میں جھوٹ بولنا اور دھوکا دینا جائز ہے؟ بعض روایتوں میں یہ مذکور ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ یعنی جنگ تو ایک دھوکا ہے اور اس سے نتیجہ یہ نکالا جاتا ہے کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جنگ میں دھوکے کی اجازت تھی۔ حالانکہ اول تو اَلْحَرْبُ خُدْعَةٌ کے یہ معنے نہیں ہیں کہ جنگ میں دھوکا کرنا جائز ہے بلکہ اس کے معنے صرف یہ ہیں کہ جنگ خود ایک دھوکا ہے۔ یعنی جنگ کے نتیجے کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ کیا ہوگا۔ یعنی جنگ کے نتیجے پر اتنی مختلف باتیں اثر ڈالتی ہیں کہ خواہ کیسے ہی حالات ہوں نہیں کہا جا سکتا کہ نتیجہ کیا ہوگا اور ان معنوں کی تصدیق اس بات سے ہوتی ہے کہ حدیث میں یہ روایت دو طرح سے مروی ہے۔ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آنحضرت

## ارشاد باری تعالیٰ

وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ○

(آل عمران:140)

ترجمہ: اور تم کمزوری نہ دکھاؤ اور نہ غم کرو اور اگر تم مومن ہو تو تم ہی بالا رہو گے

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

## ارشاد باری تعالیٰ

قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ ۙ فَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ○

(آل عمران:138)

ترجمہ: یقیناً تم سے پہلے کئی سنتیں گزر چکی ہیں، پس زمین میں سیر کرو اور دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیسا تھا۔

طالب دُعا: نور الہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

چاہیئے تجھ کو مٹانا قلب سے نقشِ دوئی — سر جھکا بس مالکِ ارض و سما کے سامنے
پیشہ ہے رونا ہمارا پیشِ رَبِّ ذُوالْمِنَن — یہ شجر آخر کبھی اس نہر سے لائیں گے بار

طالب دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

### حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت — دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایسی ایک ساعت — کہ یاد آجائے گی جس سے قیامت

طالب دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کی اَلْحَرْبُ خُدْعَۃٌ یعنی جنگ ایک دھوکا ہے۔ اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ سَمَّی اَلْحَرْبُ خُدْعَۃً یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کا نام دھوکا رکھا تھا۔ اَلْحَرْبُ خُدْعَۃً۔ اور دونوں کے ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ آپؐ کا منشا یہ نہیں تھا کہ جنگ میں دھوکا کرنا جائز ہے بلکہ یہ تھا کہ جنگ خود ایک دھوکا دینے والی چیز ہے لیکن اگر ضرور اس کے یہی معنے کیے جائیں کہ جنگ میں دھوکا جائز ہے تو پھر بھی یقیناً اس جگہ دھوکے سے جنگی تدبیر اور حیلہ مراد ہے۔ جھوٹ اور فریب ہرگز مراد نہیں ہے کیونکہ اس جگہ خُدْعَۃٌ کے معنے داؤ پیچ اور تدبیرِ جنگ کے ہیں، جھوٹ اور فریب کے نہیں ہیں۔ پس مطلب یہ ہے کہ جنگ میں اپنے دشمن کو کسی حیلے اور تدبیر سے غافل کر کے قابو میں لے آنا یا مغلوب کر لینا منع نہیں ہے۔

اب داؤ پیچ کی بھی مختلف صورتیں ہو سکتی ہیں۔ مثلاً صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مہم میں نکلتے تو عموماً اپنا منزلِ مقصود ظاہر نہیں فرماتے تھے اور بعض اوقات ایسا بھی کرتے تھے کہ جانا تو جنوب کی طرف ہوتا تھا مگر شروع شروع میں شمال کی طرف رخ کر کے روانہ ہو جاتے تھے اور پھر چکر کاٹ کر جنوب کی طرف گھوم جاتے تھے یا کبھی کوئی شخص پوچھتا تھا کہ کدھر سے آئے ہو تو بجائے مدینے کا نام لینے کے قریب یا دور کے پڑاؤ کا نام لے دیتے تھے یا اسی قسم کی کوئی اور جائز جنگی تدبیر اختیار فرماتے تھے یا جیسا کہ قرآن شریف میں اشارہ کیا گیا ہے کہ صحابہ بعض اوقات ایسا کرتے تھے کہ دشمن کو غافل کرنے کے لیے میدانِ جنگ سے پیچھے ہٹنا شروع کر دیتے تھے اور جب دشمن غافل ہو جاتا تھا اور اس کی صفوں میں ابتری پیدا ہو جاتی تھی تو پھر اچانک حملہ کر دیتے تھے اور یہ ساری صورتیں اس خُدْعَۃٌ کی ہیں جسے حالاتِ جنگ میں جائز قرار دیا گیا ہے اور اب بھی جائز سمجھا جاتا ہے لیکن یہ کہ جھوٹ اور غداری وغیرہ سے کام لیا جاوے اس سے اسلام نہایت سختی کے ساتھ منع کرتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عموماً فرمایا کرتے تھے کہ اسلام میں خدا کے ساتھ شرک کرنے اور والدین کے حقوق تلف کرنے کے بعد تیسرے نمبر پر جھوٹ بولنے کا گناہ سب سے بڑا ہے۔ نیز فرماتے تھے کہ ایمان اور بزدلی ایک جگہ جمع ہو سکتے ہیں مگر ایمان اور جھوٹ کبھی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے اور دھوکے اور غداری کے متعلق فرماتے تھے کہ جو شخص غداری کرتا ہے وہ قیامت کے دن خدا کے سخت عتاب کے نیچے ہوگا۔ الغرض جنگ میں جس قسم کے خُدْعَۃٌ کی اجازت دی گئی ہے وہ حقیقی دھوکا یا جھوٹ نہیں ہے بلکہ اس سے وہ جنگی تدابیر مراد ہیں جو جنگ میں دشمن کو غافل کرنے یا اسے مغلوب کرنے کے لیے اختیار کی جاتی ہیں اور جو بعض صورتوں میں ظاہری طور پر جھوٹ اور دھوکے کے مشابہ تو سمجھی جا سکتی ہیں مگر وہ حقیقتاً جھوٹ نہیں ہوتیں۔

چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ ہمارے خیال میں مندرجہ ذیل حدیث اس کی مصدِّق ہے۔ اور وہ حدیث یہ ہے کہ ام کلثوم بنت عُقبہ روایت کرتی ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف تین موقعوں کے لیے ایسی باتوں کی اجازت دیتے سنا جو حقیقتاً تو جھوٹ نہیں ہوتیں مگر عام لوگ انہیں غلطی سے جھوٹ سمجھ سکتے ہیں۔ پہلی یہ کہ جنگ۔ دوم یہ کہ لڑے ہوئے لوگوں کے درمیان صلح کرانے کا موقع اور سوم جبکہ مرد اپنی عورت سے یا عورت اپنے مرد سے کوئی ایسی بات کرے جس میں ایک دوسرے کو راضی اور خوش کرنا مقصود ہو۔ نیک نیت، ہر صورت میں نیت نیک ہونی چاہیے یا نیک مقاصد حاصل ہونے چاہئیں۔

یہ حدیث اس بات میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں چھوڑتی کہ جس قسم کے خُدْعَۃٌ کی جنگ میں اجازت دی گئی ہے جھوٹ اور دھوکا مراد نہیں ہے بلکہ وہ باتیں مراد ہیں جو بعض اوقات جنگی تدابیر کے طور پر اختیار کرنا ضروری ہوتی ہیں اور جو ہر قوم اور ہر مذہب میں جائز سمجھی گئی ہیں۔

کعب بن اشرف کا واقعہ ذکر کرنے کے بعد ابن ہشام نے یہ روایت نقل کی ہے کہ کعب کے قتل کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ اب جس یہودی پر تم قابو پاؤ اسے قتل کر دو۔ چنانچہ ایک صحابی مُحَیِّصَہ نامی نے ایک یہودی پر حملہ کر کے اسے قتل کر دیا تھا اور یہی روایت ابو داؤد نے نقل کی ہے اور دونوں روایتوں کا منبع ابن اسحاق ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ لکھتے ہیں کہ علم روایت کی رو سے یہ روایت کمزور اور نا قابل اعتماد ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بالکل نہیں کہا کیونکہ ابنِ ہشام نے تو اسے بغیر کسی قسم کی سند کے لکھا ہے، کوئی سند ہے ہی نہیں اور ابو داؤد نے جو سند دی ہے وہ کمزور اور ناقص ہے۔ اس سند میں ابن اسحاق یہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے یہ واقعہ زید بن ثابت کے ایک آزاد کردہ غلام سے سنا تھا اور اس نامعلوم الاسم غلام نے، پتا ہی نہیں یہ کون ہے اس کا نام known بھی نہیں ہے، محیصہ کی ایک نامعلوم الاسم لڑکی سے سنا تھا۔ وہ بھی ایک لڑکی کی روایت دے رہا ہے جس کا نام پتا ہی نہیں۔ روایتوں میں کہیں نہیں پتا لگتا کون ہے اور اس لڑکی نے اپنے باپ سے سنا تھا۔ اب ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس قسم کی روایت جس کے دو راوی بالکل نامعلوم الاسم ہوں، جن کے ناموں کا بھی پتا ہی نہ ہو اور مجہول الحال ہوں ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتی اور درایت کے لحاظ سے بھی غور کیا جاوے تو یہ قصہ درست ثابت نہیں ہوتا کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عام طریقِ عمل اس بات کو قطعی طور پر جھٹلاتا ہے کہ آپؐ نے اس قسم کا عام حکم دیا ہو۔ علاوہ ازیں اگر کوئی عام حکم ہوتا تو یقیناً اس کے نتیجے میں کئی قتل واقع ہو جاتے مگر روایت میں صرف ایک قتل کا ذکر ہے جو اس بات کا ثبوت ہے کہ کوئی عام حکم نہیں تھا اور پھر جب صحیح روایات سے یہ ثابت ہے کہ دوسرے دن ہی یہود کے ساتھ نیا معاہدہ ہو گیا تھا تو اس صورت میں یہ ہرگز قبول نہیں کیا جا سکتا کہ اس معاہدے کے ہوتے ہوئے اس قسم کا حکم دیا گیا ہو اور اگر اس قسم کا کوئی واقعہ ہوتا تو یہودی لوگ اس کے متعلق ضرور واویلا کرتے، شور مچاتے مگر کسی تاریخی روایت سے ظاہر نہیں ہوتا کہ یہود کی طرف سے کبھی کوئی اس قسم کی شکایت کی گئی ہو۔ پس روایت اور درایت دونوں طرح سے یہ قصہ غلط ثابت ہوتا ہے اور اگر اس میں کچھ حقیقت سمجھی جا سکتی ہے تو صرف اس قدر کہ جب کعب بن اشرف کے قتل کے بعد مدینے میں ایک شور پیدا ہوا اور یہودی لوگ جوش میں آ گئے تو اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیوں کی طرف سے خطرہ محسوس کر کے صحابہ سے یہ فرمایا ہوگا، یہ امکان ہے۔ کوئی قطعی ثبوت اس کا بھی نہیں ہے کہ جس یہودی کی طرف سے تمہیں خطرہ ہو اور تم پر حملہ کرے تم اسے دفاع میں قتل کر سکتے ہو۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ یہ حالت صرف چند گھنٹے رہی۔ اگر یہ امکان لیا بھی جائے تو یہ امکان صرف چند گھنٹے تھا کیونکہ اس کے بعد تو معاہدہ ہو گیا تھا۔ کیونکہ دوسرے دن ہی یہود کے ساتھ ازسرِ نو معاہدہ ہو کر امن و امان کی صورت پیدا ہو گئی تھی۔

پھر آپؓ لکھتے ہیں کہ کعب بن اشرف کے قتل کی تاریخ کے متعلق کسی قدر اختلاف ہے۔ ابن سعد نے اسے ربیع الاول تین ہجری میں بیان کیا ہے لیکن ابن ہشام نے اسے سریہ زید بن حارثہ کے بعد رکھا ہے جو مسلّم طور پر جمادی الآخرہ میں واقع ہوا ہے۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ میں نے اس جگہ ابن ہشام کی ترتیب ملحوظ رکھی ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 466 تا 477)

بہرحال ابھی مزید کچھ ایک دو واقعات ہیں۔ وہ آئندہ ان شاء اللہ پیش ہوں گے۔

......☆......☆......☆......


**حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

**حرص سے بچو کیونکہ اسی برائی نے پہلوں کو برباد کیا۔**

(مسند احمد بن حنبل)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

**ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس**

”ہم جلسوں اور اجتماعات کا انعقاد اس لیے کرتے ہیں کہ سب لوگ اکٹھے ہو کر اپنے اپنے اخلاقی اور روحانی معیار بہتر کر سکیں“

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

**حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم**

**عقلمند وہ ہے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرتا رہے اور موت کے بعد کی زندگی کیلئے عمل کرے۔**

(جامع ترمذی، کتاب الزہد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

**ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس**

”اجتماع میں شامل ہونے کا بنیادی مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے خدا سے مضبوط تعلق قائم کرنے والے ہوں“

(خطاب بر موقع سالانہ سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ 2019)

طالبِ دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

# سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ یورپ (ستمبر، اکتوبر 2019)

**مسجد کا مقصد ایک خدا کی عبادت ہے، چاہے کوئی کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو**

**آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبویؐ میں عبادت کرنے کی جگہ دی تھی، ہماری مسجدیں ہر ایک کیلئے کھلی ہیں جو مرضی آئے**

---

**ہم دین اسلام پر یقین رکھنے والے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لے کر آئے تھے اور اس دین کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام طاقتوں کا مالک ایک خدا ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری شرعی نبی سمجھنا، آپؐ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی اور قرآن کریم کو آخری شرعی کتاب سمجھنا اور جو اس میں حکم دیے گئے ہیں، ان تمام پر عمل کرنا**

**ایک پریس کانفرنس میں فرانس کے مشہور اخبار DNA کو حضور انور ایدہ اللہ کا انٹرویو**

**اسلام قطعاً شدت پسند مذہب نہیں اور اسلام ہر مذہب کے ماننے والے کو اس کا حق دیتا ہے۔ اسلام میں ہمسائے کے حقوق ہیں لیکن اسلام کی جو تعلیم ہے وہ یہ کہتی ہے کہ اپنے ہمسائے کا اس حد تک خیال رکھو کہ جس طرح تم اپنے کسی قریبی عزیز کا رکھتے ہو**

---

**اگر آپ میں سے کسی کے ذہن میں کوئی فکر ہے کہ شائد احمدی مسلمان یہاں آکر، اس مسجد کو بنا کر کسی قسم کے فتنے کا باعث نہ بنیں تو یقین رکھیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم فتنے کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ آپ لوگوں کی خدمت کرنے والے اور اس ملک کے قانون کی پابندی کرنے والے ہوں گے اور ان شاء اللہ وہی حقیقی اسلامی تعلیم یہاں پھیلانے والے ہوں گے، اپنے عمل سے دکھانے والے ہوں گے جو ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے سکھائی اور جو قرآن کریم نے دی**

**مسجد مھدی (اسٹراسبرگ) کے افتتاح کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب**

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر اسلام آباد، یو.کے)

### 10؍اکتوبر 2019ء (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6:30 بجے مسجد مہدی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

سوا دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مہدی تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

### فیملی ملاقاتیں اور احباب کے تاثرات

پروگرام کے مطابق سوا 6 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 33 فیملیز کے 120؍افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی فیملیز سٹراس برگ کی جماعت سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان سبھی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ان میں بعض احباب اور فیملیز کی ملاقات بہت لمبے عرصے کے بعد ہوئی۔ ملاقات کرنے والے یہ سبھی دوست اپنے پیارے آقا کے قرب اور دیدار سے فیضیاب ہوئے۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ میری ملاقات حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے 10 سال بعد ہوئی ہے۔ حضور انور نے بڑی شفقت کے ساتھ ہمارا ہاتھ پکڑا۔ ہمارے لیے دعا کی اور تصویر کا موقع دیا۔ 10 سال کے بعد دل ہلکا محسوس ہو رہا ہے کہ اتنے عرصہ بعد ہمیں یہ سعادت نصیب ہوئی ہے اور پیارے آقا سے ملاقات کی گھڑی نصیب ہوئی ہے اور دل کو سکون عطا ہوا ہے۔

☆ایک دوست نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہماری ملاقات 11 سال کے بعد ہوئی۔ اس سے قبل 2008ء میں ملاقات ہوئی تھی، جب حضور فرانس آئے تھے۔ پہلے تو ہماری ملاقات ہو نہیں رہی تھی اور ہمیں ہی پتہ ہے کہ ہم پر کیا بیت رہی تھی۔ یہاں پر جب ہمیں ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی ہے وہ ہم بیان نہیں کر سکتے حضور سے مل کر بہت خوشی ہو رہی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ لوگ پروانوں کی طرح شمع پر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ہر ایک کی خواہش ہے کہ پیارے آقا کو ملے اور اپنے آقا کے نزدیک رہے۔ جو غیر لوگ ہیں وہ اس نعمت سے دور ہیں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے دل موڑ دے اور ان کو خلافت کی چھاؤں تلے لے آئے۔

☆ایک دوست نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کر کے دلی جذبات بیان سے باہر ہیں۔ گیارہ سال بعد پیارے آقا آئے ہیں اور وہ دن ایسے گزرے ہیں کہ پتہ نہیں چلا۔ محبت کا ایک احساس رہا ہے جو کہ اب بھی ہمیں ٹھنڈک دے رہا ہے۔ پیارے آقا کا پُررونق چہرہ دیکھ کر ایسی کیفیت ہوتی ہے کہ جو باتیں دل میں ہوتی ہیں وہ بھول جاتی ہیں اور یاد نہیں آتیں۔ جب بھی ملاقات کی ہے ایسے لگتا ہے نئی ملاقات ہے۔

☆ایک دوست نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو دیکھ کر محسوس ہوا کہ خدا کا نمائندہ زمین میں گھوم رہا ہے اور ہم اپنی خوشی بیان نہیں کر سکتے۔ بچوں کو پیار ملا، دعائیں ملیں اور ہمیں دنیا میں کیا چاہیے۔ حضور انور کا فرانس آنا دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرانس کے لیے بہت فضل اور برکت کا باعث ہے۔ میں مسجد کمیٹی کا بھی ممبر ہوں، میں نے یہ بات حضور انور کو بھی بتائی تو حضور انور نے مجھے فرمایا کہ میں نے آپ کا نام لیا تھا، آپ تو ناصر ہیں، میں نے کہا جی حضور جب میں مسجد بنا رہا تھا تو میں خادم تھا اب ناصر ہوں۔ حضور انور نے فرمایا جاؤ ایک اور مسجد بناؤ۔ میں نے کہا حضور آپ نے فرما دیا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ تین سال کے اندر اندر مسجد بن جائے گی۔ میرے ذمہ دیواریں کھڑی کرنا، فرش کا کام، باتھ اور ٹائلٹ اور رنگ و روغن کا کام تھا۔

☆ایک دوست نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے میری یہ پہلی بار ملاقات تھی۔ جب میں نے پیارے آقا کو بتایا کہ میں ربوہ سے ہوں تو میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں اپنی یہ کیفیت الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا پھر حضور انور نے میرے بڑے بیٹے کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے پیار کیا۔ جب میں ملاقات کر کے نکلا ہوں تو میرا دل کر رہا تھا کہ میں پوری دنیا کو بتاؤں کہ میری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہوگئی ہے۔ پاکستان کے لوگ تو تڑپتے ہیں کہ کس طرح ہم حضور انور سے ملاقات کر سکیں۔ پاکستان میں جب میں نے دوستوں کو بتایا تو وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے دعا کرو کہ ہم وہاں آکر حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کر سکیں یا حضور انور کسی طرح پاکستان تشریف لے آئیں۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 15 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مہدی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

### 11؍اکتوبر 2019ء (بروز جمعہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 30 منٹ پر مسجد مہدی (Hurtigheim) میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ جمعۃ المبارک کے ساتھ ہی مسجد مہدی کا افتتاح بھی ہو رہا تھا۔ فرانس کی مختلف جماعتوں سے احباب جماعت صبح سے ہی مسجد مہدی پہنچنا شروع ہو گئے تھے۔ ہر ایک کی خواہش تھی کہ

اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت پائے اور مسجد کے افتتاح میں بھی شامل ہو۔

### مسجد مہدی کا افتتاح

نماز جمعہ پر جرمنی، سوئٹزرلینڈ، بلجیم، پرتگال، یو.کے، تیونس، مراکش، الجیریا، غانا، سینیگال، ماریشس، مالی، جزائرقموروز، ترکی، گنی بساؤ اور ویتنام سے تعلق رکھنے والے احباب موجود تھے۔ پروگرام کے مطابق 2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف لائے اور مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی۔ بعدازاں حضور انور نے مسجد میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

### پریس کانفرنس

پروگرام کے مطابق 4 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے۔ جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ DNA یہاں کا ایک لوکل اخبار ہے اور اس صوبے کا سب سے بڑا اخبار ہے۔ اس کی روزانہ کی اشاعت ایک لاکھ پچاس ہزار ہے۔ اس اخبار کی نمائندہ جرنلسٹ آئی ہوئی تھی۔ اسی طرح یہاں کے مقامی ریڈیو France Bleu کے نمائندہ جرنلسٹ بھی موجود تھے یہ یہاں لوکل سطح پر تمام انفارمیشن کی اشاعت کرتے ہیں۔ یہ ریڈیو یہاں کثرت سے سنا جاتا ہے۔

☆ریڈیو France Bleu کے جرنلسٹ نے سوال کیا کہ اس جگہ پر مسجد بنانے کا فیصلہ کیا گیا ہے جہاں اتنی آبادی نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ یہاں جماعت والے مختلف جگہیں تلاش کر رہے تھے لیکن کامیابی نہیں ہو رہی تھی۔ اس لیے یہاں outskirts میں نکلے ہیں اور یہ جگہ لے لی ہے۔ اسکی ایک وجہ تو یہ ہے کہ ہمارے وسائل بہت محدود ہیں۔ ہم کوئی Oil Rich Country کی ایڈ سے تو پروجیکٹس نہیں بناتے۔ ہم تو ممبران کے چندوں سے بناتے ہیں۔ تو اپنے وسائل کے اندر رہتے ہوئے ہمیں یہ اچھی جگہ مل گئی اس لیے ہم نے لے لی ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ آج کل لوگوں کے پاس وسائل ہیں۔ ٹرانسپورٹ ہے۔ کاریں ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہاں سے بسیں بھی گزرتی ہیں، لوگ آرام سے یہاں آ بھی سکتے ہیں۔ لیکن جب ہم نے لندن مسجد بنائی تھی اس وقت تو بالکل جنگل میں تھی، لندن سے بہت باہر تھی۔ آٹھ دس میل باہر تھی۔ اس وقت کے امام نے لکھا کہ علاقہ بہت دور ہے، یہاں تو لوگ نہیں آئیں گے۔ اس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ؓ نے کہا تھا کہ لندن وہاں پہنچ جائے گا۔ تو ہمیں بھی امید ہے کہ سٹراس برگ یہاں بھی پہنچ جائے گا۔

یہ 1924ء کی بات ہے، اس وقت تو وسائل بھی نہیں تھے اور لندن میں احمدی بھی چند ایک تھے۔ یہاں تو اب اللہ کے فضل سے کئی سو احمدی ہیں اور وسائل بھی ہیں۔ اس لیے ہمیں اچھے کی امید رکھنی چاہیے۔ جہاں مسجد بنائی گئی تھی وہ اب لندن کا ایک حصہ ہے۔

☆اسی جرنلسٹ نے سوال کیا کہ آپ لوگوں کا اردگرد رہنے والے ہمسایوں کے ساتھ کیسا رویہ ہوگا؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمسایوں کے بارے میں ہماری تعلیم تو بہت واضح ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہاں کے احمدی یہی رویہ اپنائیں گے۔ اسلامی تعلیم میں ہمسائے کو بہت حق دیا گیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہمسائے کے حقوق کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ نے اتنی مرتبہ تاکید کی کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ شاید اس کا وراثت میں بھی حصہ بن جائے۔

☆اسی جرنلسٹ نے اپنا تیسرا سوال کیا کہ آپ لوگوں کا اردگرد کی دوسری مسجدوں سے ڈائیلاگ ٹھیک ہے یا نہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم تو چاہتے ہیں ہر ایک سے ٹھیک رکھنا اور ہم تو مسلمانوں کو بھی اور عیسائیوں کو بھی کھلی دعوت دیتے ہیں کہ آؤ ہمارے ساتھ بیٹھو، مسجد میں بھی آؤ، ڈائیلاگ کرو، بات چیت کرو اور آپس میں ہم مل کر انٹرفیتھ پروگرام کریں۔ ہماری طرف سے تو کوئی روک نہیں ہے۔ لیکن بعض دیگر علماء اور مولوی ہیں جو بہت rigid ہوتے ہیں۔ وہ بعض دفعہ نہیں کرتے۔ لیکن بعض شریف بھی ہیں، آتے ہیں۔ پیرس میں مسلم کونسل کا نائب صدر ملنے آیا تھا۔ تو ہم تو ہر ایک کیلئے دروازے کھلے رکھتے ہیں۔

☆بعدازاں DNA اخبار کی خاتون جرنلسٹ نے سوال کیا کہ انٹیگریشن کے حوالہ سے آپ کی رائے کیا ہے؟ ہمارے علم میں دو قسم کی مساجد ہیں، ایک عبادت کرنے کیلئے اور دوسری ثقافت کو فروغ دینے کیلئے۔ آپ لوگ کس قسم کا کام کریں گے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ مسجد کا مین ہال تو صرف عبادت کیلئے ہوتا ہے، یہاں صرف عبادت ہوتی ہے۔ اس لیے ہم ساتھ ایک ملٹی پرپز ہال تعمیر کرتے ہیں۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ ہمارے بعض دیگر پروگرام بھی ہوتے ہیں جو کہ مسجد میں نہیں ہو سکتے۔ مثلاً کھانے پینے کے پروگرام جو کہ مسجد کے ہال میں نہیں ہو سکتے۔ مسجد کا تو ایک تقدس ہے، اس کا خیال رکھنا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے جو مسجد کا مقصد بیان فرمایا ہے وہ عبادت ہے۔ مسجد کا مقصد ایک خدا کی عبادت ہے، چاہے کوئی کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہو۔ آنحضرت ﷺ نے نجران کے عیسائیوں کو مسجد نبوی ؐ میں عبادت کرنے کی جگہ دے دی تھی۔ تو ایک خدا کی عبادت کرنی ہے تو ہماری مسجدیں ہر ایک کے لیے کھلی ہیں جو مرضی آئے۔

☆اسی خاتون نے سوال کیا کہ اس علاقہ میں آپ لوگوں کی جماعت کتنی بڑی ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فرانس میں احمدیوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ اس لحاظ سے یہاں ایک reasonable کمیونٹی ہے۔

☆اسی خاتون جرنلسٹ نے سوال کیا کہ کیا اس زمین میں آپ لوگوں کا کوئی اور مسجد بنانے کا پروجیکٹ ہے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارے پروجیکٹ احمدیوں کی ضرورت کے مطابق بنتے ہیں۔ فی الحال تو یہاں احمدیوں کی تعداد کے مطابق یہ مسجد کافی ہے۔ لیکن آج ہی میں نے انہیں ایک اور مسجد بنانے کا کہا ہے۔ اب دیکھیں کہ کہاں ضرورت ہے، جہاں زیادہ افراد ہیں، تا کہ ان کو اپنے علاقہ میں ایک مرکز مل جائے، جہاں وہ لوگ اکٹھے ہو کر نمازیں بھی پڑھ سکیں اور دیگر پروگرام بھی کر سکیں۔ تو ہم دیکھیں گے کہ جس جگہ جماعت کے ممبران کی تعداد زیادہ ہے، وہاں بنائیں گے، چاہے وہ اس ریجن میں ہو یا کسی اور صوبے میں ہو۔

☆اس پریس صحافی خاتون نے عرض کیا کہ اسکا مطلب تو یہ ہے کہ اس ریجن میں کافی احمدی تھے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہاں، کافی تعداد میں تھے اور مخلص تھے اور وہ چاہتے تھے کہ مسجد بنے۔ کیونکہ یہ پیرس سے کافی دور ہے۔ اس لیے یہاں مسجد ہونی چاہیے تا کہ کوئی سنٹر بنے۔ تا کہ اس علاقہ کے لوگوں کو بھی پتہ چلے کہ حقیقی اسلام کیا ہے، ہم کس طرح ایک خدا کی عبادت کرتے ہوئے اس کی مخلوق کا بھی حق ادا کرنے والے ہیں۔

☆اس نے مزید سوال کیا کہ اس سے پہلے آپ لوگ کہاں نماز پڑھتے تھے؟ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ اس سے پہلے ایک گھر میں سنٹر بنایا ہوا تھا وہاں پر نماز پڑھتے تھے۔

☆اس خاتون نے مزید سوال کرتے ہوئے کہا کہ یہاں صرف سٹراس برگ سے ہی آنے والے ہیں یا اردگرد کے دوسرے دیہات سے بھی آئیں گے؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ قریب تو سٹراس برگ والے ہی ہیں۔ لیکن اور بھی جو قریب رہنے والے، یا اردگرد کے علاقوں والے یا دیگر دیہات والے ہیں، وہ لوگ بھی آ سکتے ہیں۔ جہاں تک لوگوں کو یہاں کی رسائی ہے وہ اسکا catch-ment ایریا ہے۔

مزید حضور انور نے فرمایا: لندن میں مسلمانوں کی تعداد کافی ہے۔ وہاں ہماری شہر کے اندر بھی مسجدیں ہیں۔ تو ہماری مساجد میں قریب رہنے والے دوسرے مسلمان بھی نماز پڑھنے یا جمعہ پڑھنے آ جاتے ہیں۔

☆اسی صحافی نے سوال کرتے ہوئے کہا کہ احمدیت کی فلاسفی کیا ہے؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم دین اسلام پر یقین رکھنے والے ہیں جو آنحضرت ﷺ لے کر آئے تھے۔ اور اس دین کا خلاصہ یہ ہے کہ تمام طاقتوں کا مالک ایک خدا ہے، پھر آنحضرت ﷺ کو آخری شرعی نبی سمجھنا، آپ ؐ کے بعد کوئی نئی شریعت نہیں آ سکتی اور قرآن کریم کو آخری شرعی کتاب سمجھنا اور جو اس میں حکم دیے گئے ہیں، جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے بارے میں ارشادات شامل ہیں، ان تمام پر عمل کرنا۔

اور اس کے ساتھ اس بات پر بھی یقین رکھنا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں نبی بھیجے ہیں اور ہم ہر ایک نبی پر ایمان لاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں نبی بھیجا ہے۔ ہم ہر نبی پر یقین رکھتے ہیں اور ان پر اللہ تعالیٰ نے بعض شریعتیں نازل کی ہیں۔ ہم ان کتابوں پر بھی ایمان لاتے ہیں، اگر یہ حقیقی شکل میں موجود ہیں۔

ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ مرنے کے بعد ایک اگلے جہان کا آغاز ہوتا ہے، جہاں پر پوچھ گچھ ہوگی۔ نیک کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ انعام دیتا ہے اور برے کام کرنے والوں کو سزا دیتا ہے۔ اور اس پر بھی یقین رکھتے ہیں کہ ایک وقت آئے گا کہ اللہ تعالیٰ تمام سزا پانے والوں کو بھی معاف کر دے گا اور ایک جگہ جنت میں اکٹھا کر دے گا۔

☆اسی خاتون جرنلسٹ نے پوچھا کہ کیا میں دو سوال کر سکتی ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

مومنین کیلئے یہ انتہائی ضروری چیز ہے کہ اپنی اطاعت کے معیار کو بڑھائیں

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو.پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

دنیاوی خواہشات کے شرک سے بچنے کی بھی ضرورت ہے

(خطبہ جمعہ 24 مئی 2019)

طالب دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

بنصرہ العزیز نے اجازت عطا فرمائی۔

☆اس خاتون نے سوال کیا کہ کیا آپ لوگ تمام یورپ میں اس لیے مسجدیں بنا رہے ہیں کہ دیگر ممالک میں آپ لوگوں پر جو مظالم ہو رہے ہیں، ان کی طرف توجہ دلائیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہم مسجدیں صرف دکھانے کیلئے نہیں بنا رہے۔ ہم تو اس جگہ بنا رہے ہیں جہاں ہماری جماعت کے لوگ موجود ہیں اور اس لیے کہ عبادت کیلئے ان کے پاس ایک جگہ ہونی چاہیے۔ تاکہ ایک جگہ جمع ہو سکیں اور ساتھ ہی اپنے دیگر پروگرام کر سکیں۔ پھر اسکے ساتھ ساتھ جب مسجد بنتی ہے تو لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم کا بھی پتا چل جاتا ہے۔ باقی پرسیکیوشن سے تو اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہاں ہم یہ یقین رکھتے ہیں ہمیں جتنا بھی دبایا جاتا ہے اتنا ہی اللہ تعالیٰ ہم پر فضل کرتا ہے۔ اگر ہماری ایک مسجد چھنتی ہے تو اللہ تعالیٰ ہمیں دس مساجد دے دیتا ہے۔

آج بھی میں نے یہی کہا ہے کہ مسجدیں بنانے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اگر ہم عبادت کا حق ادا نہیں کرتے اور اس کی مخلوق کا حق ادا نہیں کرتے۔ صرف لوگوں کو دکھانا تو مقصد نہیں ہے بلکہ اس مسجد کو آباد کرنا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی جائے اور منصوبہ بندی اور پلاننگ کر کے اسکی مخلوق کا حق ادا کیا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: افریقہ میں ہم سینکڑوں مسجدیں بناتے ہیں اور ساتھ ہی وہاں سوشل ورک بہت زیادہ کر رہے ہیں۔ لوگوں کو پانی دینا، بجلی فراہم کرنا، ایجوکیشن دینا، ہیلتھ کیئر دینا۔ ہمارے سارے کام چل رہے ہیں۔ صرف احمدیوں کو ہی فراہم نہیں کرتے، بلکہ 80 فیصد سے زیادہ ان پروجیکٹس سے غیر احمدی فائدہ اٹھاتے ہیں۔ لیکن چونکہ وہاں احمدیوں کی تعداد زیادہ ہے، اس لیے وہاں مسجدیں بھی بن رہی ہیں۔

☆دوسرا سوال کرتے ہوئے اس خاتون نے کہا کہ آپ نے ملٹی پرپز ہال کا ذکر کیا ہے اس میں دوسری کمیونٹیز کے بھی پروگرام ہو سکتے ہیں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ دوسری کمیونٹیز کے بھی پروگرام ہوتے ہیں۔ ایجوکیشنل پروگرام بھی ہوتے ہیں دوسرے پروگرام بھی ہوتے ہیں، انڈور گیمز کا بھی ہمارا انتظام ہوتا ہے۔ اردگرد کے دوسرے افراد بھی آتے ہیں اور کھیلتے ہیں۔ کئی جگہ ایسا ہوتا ہے، یہاں بھی ایسا ہوگا، اس کا استعمال کر سکتے ہیں۔

مزید حضور انور نے فرمایا: یوکے میں تو بعض چیریٹیز اور بعض سیاستدان بھی آ کر پروگرام کر لیتے ہیں۔

☆اس خاتون نے عرض کی کہ ایک آخری سوال کر سکتی ہوں؟ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسکراتے ہوئے فرمایا کہ چلو آخری کر لو۔

☆اس نے عرض کی کہ ابھی حال ہی میں جو فرانس میں پولیس والوں کو چاقو سے مارا گیا ہے، اس پر آپ کا ردعمل چاہتی ہوں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک تو یہ ہے کہ وہ جو مارنے والا تھا، کوئی مسلمان تو تھا نہیں۔ وہ تو اس کے ڈیپارٹمنٹ کا ہی آدمی تھا۔ اس کو مسلمان ہوئے ایک سال ہوا تھا اور وہ بھی شادی کی وجہ سے ہوا تھا۔ جو بھی اس نے کیا ہے، غلط کیا ہے۔ چاہے وہ پولیس والے کو مارے یا کسی شہری کو مارے۔ جس نے بھی کیا غلط کام کیا ہے۔ قانون اپنے ہاتھ میں لینے کی اسلام سخت نفی کرتا ہے۔ اسلام ایسی بربریت کے خلاف ہے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے۔ ہماری ہمدردیاں ان کے ساتھ ہیں، ان فیملیز کے ساتھ ہیں۔ اور ہم نے ان متاثرہ فیملیز سے اظہار ہمدردی بھی کیا تھا۔

مزید حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے کہ اس طرح بغیر وجہ کے قانون ہاتھ میں لے کر کسی کا قتل کرنا ایسا ہی ہے جیسے پوری انسانیت کا قتل کر دیا۔

یہ پریس کانفرنس قریباً 20 منٹ تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

## فیملی ملاقاتیں

بعد ازاں پروگرام کے مطابق 6 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتوں کا پروگرام شروع ہوا۔ آج شام کے اس سیشن میں 28 فیملیز کے 97 افراد اور اسکے علاوہ 10 رافراد نے انفرادی طور پر اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز اور احباب سٹراس برگ کی جماعت کے علاوہ پیرس، Epernay، Yvelines، Saint Denis، Lyon اور Lille سے آئے تھے۔ اس کے علاوہ جرمنی سے آنے والی ایک خاتون نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ بعض فیملیز ملاقات کیلئے بڑے لمبے اور طویل سفر طے کر کے آئی تھیں۔ Epernay سے آنے والی 355 کلومیٹر، پیرس سے آنے والے 490 کلومیٹر جبکہ Lyon سے آنے والے 495 کلومیٹر اور Lille سے آنے والے احباب اور فیملیز 525 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے پہنچی تھیں۔

ان سبھی نے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 20 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

## 12 راکتوبر 2019ء (بروز ہفتہ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 6 بجکر 30 منٹ پر مسجد مہدی تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ 1 بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال لندن نے حضور انور سے دفتری ملاقات کی سعادت پائی۔

بعد ازاں 2 بجکر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مہدی تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

## مسجد مہدی کی افتتاحی تقریب

آج پروگرام کے مطابق ''مسجد مہدی'' کے افتتاح کے حوالہ سے ایک تقریب کا انعقاد مسجد مہدی سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں مجموعی طور پر 191 مہمان شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے توقع سے بہت زیادہ مہمان آئے۔ ان مہمانوں میں!

| |
|---|
| ممبر نیشنل پارلیمنٹ Ms.Martine Wonner |
| میئر آف Hurtigheim<br>Mr. Jean- Jacques Ruch |
| ڈپٹی میئر آف Hurtigheim<br>Mr. Rene Urban |
| ڈپٹی میئر آف Hurtigheim<br>Mr. Claude Grimm |
| میئر آف Quatzenheim<br>Mr. Christian Libert |
| میئر آف Kienheim<br>Mr. Luc Ginzc |
| چیئرمین آف ڈسٹرکٹ کونسل<br>Mr. Justin Vogel |
| وائس پریذیڈنٹ آف کاؤنٹی کونسل<br>Mr. Etienne Burger |

شامل تھے۔ اسکے علاوہ مختلف مذاہب کے نمائندے بھی آئے جن میں

| |
|---|
| Mr. Christian Albecker<br>پریذیڈنٹ آف ایسوسی ایشن آف کرسچن پروٹیسٹنٹس Alsace Moselle |
| Mme la Pasteur Claire de Lattre - Duchet<br>موصوفہ Hurtigheim چرچ کی خاتون منسٹر ہیں |
| ممبر آف یورپین انسٹی ٹیوشن Tibetian Buddhists<br>Mr. Dominique Lejonne |
| Mr. Michael O'Boyle<br>(Bhakti Mandir - Hindu) |
| Mr. Ernest Winstein<br>(پریذیڈنٹ یونین آف لبرل پروٹیسٹنٹ) |

شامل تھے۔ علاوہ ازیں مختلف ایسوسی ایشن کے صدران، وکلاء، آرکیٹیکٹ، پروفیسرز، ڈاکٹرز، ٹیچرز، بزنس مین اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

## حضور انور کو گارڈ آف آنر

پروگرام کے مطابق اس تقریب میں شمولیت کیلئے 3 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔ ہال سے باہر دوسری جنگ عظیم میں شامل ہونے والے فوجی افسران اور بعض فوجیوں کے نمائندے 10 کی تعداد میں اپنے فوجی لباس اور اعزازات کے ساتھ اپنے اپنے جھنڈے بلند کیے ہوئے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو گارڈ آف آنر پیش کرنے کیلئے دو رویہ قطاروں میں کھڑے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان کے درمیان سے گزرتے ہوئے ہال میں تشریف لے آئے جہاں تمام مہمانان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم حافظ بابر منصور صاحب نے پیش کی اور اس کا

## کلامُ الامام

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا
وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

## کلامُ الامام

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہیے
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 407)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

فرنچ ترجمہ مکرم فیصل JEMAI صدر مقامی جماعت نے پیش کیا۔ اس کے بعد امیر صاحب فرانس نے اپنا استقبالیہ ایڈریس پیش کیا۔ بعد ازاں محمد اطہر کاہلوں صاحب سیکرٹری امور خارجہ جماعت Hurtigheim نے جماعت کے تعارف پر مشتمل بریف پیش کیا۔

### معزز مہمانوں کے ایڈریس

☆اس کے بعد Hurtigheim کے میئر Jean Jacques Ruch نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میں احمدیوں کے پانچویں خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد کو اس شہر میں خوش آمد کہتا ہوں۔ تین سال پہلے سنگ بنیاد کی تقریب پر آپ لوگوں نے میری گرم جوشی کی کمی پر تبصرہ کیا۔ اس وقت میں نے جواب دیا تھا کہ ہم اپنے شہر میں کام مکمل ہونے کے بعد خوشی مناتے ہیں۔ لہٰذا آج خوشی کا موقع ہے اور میرے تمام ساتھی جو آج یہاں موجود ہیں، وہ اس کے گواہ ہیں۔

ہمارے جیسے دیہاتی علاقہ میں ایک مسجد کا افتتاح کرنا ایک نہایت اہم موقع ہے۔ خاص طور پر ہمارے علاقہ میں جہاں بعض قدیمی روایات صدیوں سے چلی آرہی ہیں۔ میں اعلانیہ طور پر کہتا ہوں کہ جتنے لوگ یہاں موجود ہیں وہ سب کے سب آپ کی حمایت کرنے والے ہیں۔ لیکن بہت سے لوگ جو آپ کی جماعت کو نہیں جانتے ، وہ مجھ سے پوچھتے ہیں اور پوچھتے رہیں گے کہ میں نے اس مسجد کے بنانے کیلئے کیوں اجازت دی۔ اب یہ لوگ میری اس تقریب میں شامل ہونے کی وجہ پوچھیں گے۔ میں آپ کو اور ان کو یہ جواب دیتا ہوں کہ میرا رویّہ ہمارے قانون کے مطابق ہے۔ آج میں یہاں حکومتی نمائندہ کے طور پر آیا ہوں۔ ہماری ریاست سیکولرازم، ڈائیلاگ اور رواداری کی حامی ہے۔ ہماری ریاست کا ماٹو آزادی، مساوات اور اخوت ہے اور یہ motto جماعت احمدیہ کا motto ''محبت سب کیلئے ،نفرت کسی سے نہیں'' جیسا ہے لیکن دوسروں کو قائل کرنے کیلئے وقت لگے گا اور ہمیں محتاط رہنا پڑے گا۔ دوسروں کو قائل کرنے میں کہ مساجد کی بھی ہمارے دیہات میں ضرورت ہے، اس میں کچھ وقت لگے گا۔ آپ کی جماعت ہمارے شہر میں 7 سال سے موجود ہے اور مقامی لوگوں نے آپ کو خوش آمدید کہا ہے۔ آپ کی جماعت بھی ہمارے مختلف پروگراموں میں شرکت کرتی ہے۔ اگر ہم اس طرح ساتھ ساتھ کام کریں گے تو وقت کے ساتھ ساتھ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔

☆بعد ازاں Truchtersheim کی میئر اور Kochesberg میونسپلٹی کے صدر Justin Vogel نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: اس مسجد کی افتتاحی تقریب میں شامل ہونا میرے لیے باعث عزت ہے۔ ہمارے علاقہ میں اس مسجد کا افتتاح ایک تاریخ ساز موقعہ ہے۔ میں اس چیز کا برملا اظہار کرتا ہوں کہ شروع میں میرے کچھ تحفظات تھے۔ لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ آپ کا ماٹو ''محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں'' ہے تو میں نے اپنی رائے بدل دی۔ خاص طور پر ایسے ماحول میں جہاں نسل پرستی، امتیازی سلوک اور تشدد ہو، وہاں محبت اور پیار کی بات کرنا قابل ستائش ہے۔ ایک ایسے ماحول میں جہاں صرف اپنے حقوق پر ہی زور دیا جاتا ہے اور فرائض کو نہیں دیکھا جاتا۔

اب مجھے یقین ہے کہ آپ کی جماعت نفرت کے خلاف ہے اور پیار کو فروغ دینا چاہتی ہے۔ میری خواہش ہے کہ آپ کی جماعت اس سلسلہ میں مزید کام کرے تاکہ ہم آنے والی نسلوں کو پرامید رکھ سکیں۔

☆اسکے بعد Bas-Rhin کاؤنٹی کونسل کے نائب صدر اور Kuttolsheim کے میئر Etienne Burger بھی اس پروگرام میں شریک تھے انہوں نے اپنے ایڈریس میں کہا: ہمارے ریجن میں ہر مذہب کی اپنی اہمیت ہے۔ ہمارا معاشرہ ہر ایک کیلئے کھلا ہے۔ اور ہم ہر ایک مذہب کے ماننے والے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ بہت خوشی کی بات ہے کہ احمدیوں کی مسجد بھی ہمارے علاقہ میں ہے۔ جماعت احمدیہ ہمارے علاقہ میں نئی ہے اور ہر منتخب عہدیدار کو چاہیے کہ اس جماعت کے بارے میں مزید جانے۔ یہ بہت ضروری ہے کیونکہ احمدی مسلمان انتہا پسند مسلمانوں کی طرح نہیں ہیں۔ ہمارا اس تقریب میں شامل ہونا ہماری دوستی کا اظہار ہے۔ ہم بین المذاہب مکالمہ پر یقین رکھتے ہیں۔ اس سے ہم فرقہ واریت، نسل پرستی اور انتہا پسندی کے خلاف لڑ سکتے ہیں۔ میں آپ کو مسجد کے افتتاح پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

☆بعد ازاں Hurtigheim سے ممبر آف پارلیمنٹ Martin Wonner نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: آج کل کے حالات میں مسجد کا افتتاح کرنا کوئی عام بات نہیں ہے۔ اس سے امید پیدا ہوتی ہے۔ میرا اس تقریب میں شامل ہونا بہت ضروری تھا۔ افسوس ہے کہ بعض لوگ اپنی لاعلمی کی وجہ سے دوسروں سے ڈرتے ہیں۔ وہ معاشرہ کی تبدیلیوں کو ماننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ بعض لوگ دوسرے کی بات سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم ان لوگوں کو کیا جواب دے سکتے ہیں جو نفرت سب سے رکھتے ہیں اور کسی سے محبت نہیں کرتے؟ ایک مسجد کا افتتاح کرنا ہماری طرف سے ان کیلئے جواب ہے۔ ہماری طرف سے انہیں یہی جواب ہے کہ ''محبت سب کیلئے اور نفرت کسی سے نہیں۔''

میں یہاں قرآن کی ایک آیت پیش کرتی ہوں: ایک شخص کا قتل کرنا پوری انسانیت کا قتل کرنا ہے۔ یہ آیت ہمیں امید دیتی ہے۔ اسلام ایک پُرامن مذہب ہے۔ اسلام پیار کا مذہب ہے۔ اسلام تعاون اور شفقت کا مذہب ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس مسجد سے بھائی چارہ پھیلے۔ میں چاہتی ہوں کہ اس مسجد سے سب لوگوں کو پیار کے نظارے دیکھنے کو ملیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس کا مینار نفرت پھیلانے والوں کو جواب دے۔

### خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

اسکے بعد 4 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا خطاب فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامتی سے رکھے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے۔ پہلے تو میں یہاں آنے والے سب مہمانوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو آج جماعت احمدیہ مسلمہ کے اس مذہبی فنکشن میں شامل ہونے کیلئے تشریف لائے جو ہماری مسجد کا افتتاح ہے اور جیسا کہ بہت سے بولنے والے معزز مہمان سپیکر تھے جنہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ بعض سے یہی لگتا تھا کہ شروع میں ان سب کی بڑی reservations تھیں کہ مسلمانوں کا یہاں آنا شاید مسائل کا باعث بنے لیکن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مسجد کے بارے میں ایک بات سب کو یاد رکھنی چاہیے کہ غیر مسلم دنیا میں ایک بڑا غلط تصور قائم ہے کہ مسجد شاید فتنہ وفساد کی جگہ ہے جبکہ ایسا نہیں ہے اور بعض معزّز مہمانوں نے بھی اس کا اظہار کیا کہ مسجد تو ایک عبادت گاہ ہے، مسجد ایک ایسی جگہ ہے جہاں مسلمان اکٹھے ہو کر ایک خدا کی عبادت کریں اور ہر مذہب میں ان کیلئے ایک عبادت گاہ مقرر کی گئی ہے۔ اسی لیے جب مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کے بعد مکہ کے کفار نے آپؐ پر سختیاں شروع کیں، آپؐ کے ماننے والوں پر سختیاں شروع کیں اور تیرہ سال تک ایسے ظالمانہ سلوک کیے کہ جنہیں دیکھ کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ کئی لوگوں کو گرم پتھروں پر لٹایا گیا، کئی لوگوں کو کوئلوں پر لٹایا گیا، کئی لوگوں کو گرم ریت پر گھسیٹا گیا، کئی لوگوں کو، عورتوں اور مردوں کو نیزے مار کے شہید کیا گیا اور اسکے بعد جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مکہ کے مسلمان مدینہ میں ہجرت کر کے گئے اور وہاں امن کی تلاش کی اور وہاں کے مقامی لوگوں سے یہودیوں اور دوسرے لوگوں سے امن سے رہنے کا معاہدہ کیا تو وہاں بھی مکہ کے کفار نے حملہ کر کے ان کے امن کو برباد کرنے کی کوشش کی۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے پہلی دفعہ مسلمانوں کو جنگ کا حکم دیا۔ یعنی کہ ایسے لوگوں سے جنگ کا حکم دیا جو حملہ کر رہے ہیں اور اس میں بڑا واضح کیا، قرآن کریم میں اس کا ذکر ہے کہ اگر ان لوگوں کے ہاتھوں کو اب نہ روکا گیا تو پھر یہ لوگ صرف اسلام کے دشمن نہیں بلکہ یہ مذہب کے دشمن ہیں۔ پھر قرآن کریم میں یہ بڑا واضح لکھا ہے کہ اگر ان لوگوں کو نہ روکا گیا تو نہ کوئی Synagogue رہے گا، نہ کوئی چرچ رہے گا، نہ کوئی temple رہے گا، نہ مسجد رہے گی۔ گویا کہ اس ایک حکم میں جہاں کافروں سے جنگ کا حکم دیا، مذہب کی حفاظت کا حکم دیا اور تمام مذہبوں کا نام لے کر حکم دیا، تمام مذاہب کی عبادت گاہوں کا نام لے کر حکم دیا کہ ان کے ہاتھ کو روکنے کیلئے ضروری ہے کہ اب ان کا جواب دیا جائے۔ ان کے حملوں کو روکنے کیلئے ضروری ہے ان کا جواب دیا جائے تاکہ ہر مذہب آزادی سے اپنی عبادت گاہ میں جا سکے۔ یہودی synagogue میں جا سکیں اور عبادت کرسکیں، عیسائی چرچ میں جا سکیں اور عبادت کرسکیں، ہندو یا جو دوسرے ہیں وہ اپنے temples میں جا سکیں اور مسلمان مسجد میں جا سکیں۔ تو یہ وہ پہلا حکم ہے جو کافروں سے جنگ کا مسلمانوں کو ملا اور اس وضاحت کے ساتھ ملا کہ تم نے اب سارے مذاہب کی حفاظت کرنی ہے۔ اس لیے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق تو یہ بڑا واضح ہے کہ اسلام کسی بھی مذہب کے خلاف کسی بھی قسم کی کارروائی کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ اس لیے بعض جنگیں جب مسلمانوں پر زبردستی ٹھونسی گئیں، ان سے جنگیں کی گئیں تو وہاں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے جو چار حقیقی خلفاء تھے وہ فوجوں کو یہی حکم دیتے تھے کہ کسی چرچ کو نہیں گرانا، کسی عبادت خانے کو نہیں گرانا، کسی عورت کو نہیں نقصان پہنچانا، کسی بچے کو نہیں نقصان پہنچانا۔ بلکہ چرچ کے جو پادری ہیں اور دوسرے راہب ہیں ان کو کسی کو کچھ نہیں کہنا اور کسی بھی قسم کے کسی درخت کو نہیں کاٹنا، کسی فصل کو نقصان نہیں پہنچانا۔ تو یہ تھے اس وقت کے حکم اور جس پر اس وقت مسلمانوں نے عمل بھی کیا۔ بعد میں اگر حالات بگڑے اور مسلمان

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''اپنے بچوں کو نمازوں کا پابند بنائیں''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: اے. شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

''تربیت اولاد کی ذمہ داری کو سمجھیں اور اس پر خاص توجہ دیں''

(پیغام برموقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

اپنی تعلیم کو بھول گئے تو اس تعلیم کا قصور نہیں، یہ مسلمانوں کے عمل کا قصور ہے۔ اسی لیے ایک مغرب کے لکھنے والے نے ایک کتاب میں اس بات کو بڑا واضح کیا ہے۔ امریکہ کا author ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جنگوں میں جتنے لوگ مارے گئے ان کی تعداد تو چند سو میں ہوگی یا ہزار میں ہوگی لیکن جو ہم نے دو جنگیں لڑیں، جنگ عظیم اول اور جنگ عظیم دوم، ان میں اور خاص طور پر جنگ عظیم دوم میں ایک ہی بم سے لاکھوں لوگ مارے گئے تو اس لیے یہ الزام صرف مسلمانوں کو نہ دو بلکہ یہ بعد کی جنگیں جو لڑی گئیں یہ مسلمانوں نے اپنے مذہب کے پھیلانے کیلئے نہیں کیں بلکہ اس وقت دنیاوی لالچ آ گئے اور وہ دنیاوی جنگیں تھیں جس کو جیو پولیٹیکل جنگ کہتے ہیں۔ اپنے مقاصد کیلئے جنگیں تھیں۔ تو پہلے ہی بتادوں کہ اسلام کی جو جنگوں کے بارے میں غلط نظریہ ہے اس کی بنیاد یہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلام قطعاً شدت پسند مذہب نہیں اور اسلام ہر مذہب کے ماننے والے کو اس کا حق دیتا ہے۔ اسلام میں ہمسائے کے حقوق ہیں۔ یہاں رہنے والے بعض لوگوں کو شاید خیال ہو کہ ابھی یہاں مسجد بنی ہے، یہاں مسلمان آئیں گے، عبادت کریں گے اور بعض مسلمانوں کے ایسے عمل ہیں کہ ہمیں بھی خطرہ ہوسکتا ہے لیکن اسلام کی جو تعلیم ہے وہ یہ کہتی ہے کہ اپنے ہمسائے کا اس حد تک خیال رکھو کہ جس طرح تم اپنے کسی قریبی عزیز کا رکھتے ہو اور پھر قرآن کریم میں جو ہمسائے کی تعریف کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ تمہارے ساتھ گھروں میں رہنے والے، تمہارے ساتھ سفر کرنے والے، تمہارے ساتھ کام کرنے والے، اس علاقے میں رہنے والے اور پھر اس کی تشریح بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ 40 گھر تک تمہارے ہمسائے ہیں۔ اگر اس طرح دیکھا جائے تو مسلمان جہاں بھی رہتے ہیں، احمدی مسلمان خاص طور پر جہاں بھی رہتے ہیں ان کے ارد گرد کے 40 گھروں کے ہمسائے، اس مسجد کے ارد گرد کے لوگ سب ہمسائے ہیں اور ہمسائے کا حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس شدت سے ہمسائے کے حق کے بارے میں کہا گیا کہ مجھے خیال پیدا ہوا کہ شاید اب وراثت میں بھی ہمسائے کو حق دیا جائے گا۔ تو یہ ہے بنیادی تعلیم اور یہ ہیں ہمسائے کے حقوق۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

دنیا میں ہم مسجدیں بناتے ہیں۔ یہاں فرانس میں تو یہ دوسری مسجد بنی ہے اور اس لحاظ سے اور یہاں جماعت بھی بہت تھوڑی ہے، جماعت کا تعارف نہیں ہے۔ یورپ کے بعض ممالک میں، جرمنی میں، انگلستان میں، یا امریکہ میں، کینیڈا میں مسجدیں بناتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو تعارف ہے کیونکہ جماعت بھی بڑی ہے کہ احمدی مسلمان جب مسجد بناتے ہیں تو وہاں سے صرف امن اور پیار اور محبت کا نعرہ بلند کرتے ہیں۔ مسجد کسی قسم کے شدت پسند کام کرنے کیلئے منصوبہ بندی کیلئے نہیں بنائی جاتی۔ مسجد بنائی ہے تو اس لیے کہ ایک خدا کی عبادت کی جائے اور یہاں آنے والے پھر پیار اور محبت اور صلح اور صفائی سے آپس میں بھی رہیں اور یہاں کے ارد گرد کے جو لوگ ہیں ان کے ساتھ بھی یہی سلوک کریں۔

حضور انور اید اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

افریقہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری بڑی تعداد ہے۔ وہاں جماعت کی مسجدیں بھی بناتے ہیں لیکن ساتھ ہی جماعت وہاں انسانی فلاح کے کام بھی کر رہی ہے۔ اسکول بھی کھولتی ہے۔ ہسپتال بھی کھولتی ہے اور دوسری سہولیات جو ہیں، پانی کی facilities ہیں، نلکے ہیں، ہینڈ پمپ ہیں وہ بھی لگا رہے ہیں۔ افریقہ میں جماعت کے بہت سارے پروجیکٹ چل رہے ہیں جو انسانیت کی خدمت کیلئے ہیں۔ ہمارے سینکڑوں اسکول ہیں، سینکڑوں ہسپتال ہیں اور مختلف پروگرام ہیں مثلاً پانی کے پراجیکٹ ہیں۔ یہاں کے رہنے والے لوگوں کو تصوّر ہی نہیں۔ یہاں اگر ایک چھوٹا سا گاؤں بھی ہے، یہ سارا دیہاتی علاقہ ہے، گاؤں ہے لیکن یہاں آپ کے پاس بجلی بھی ہے، سڑک بھی جا رہی ہے، پانی کی سہولت بھی ہے اور تمام وہ سہولیات تقریباً میسر ہیں جو شہروں میں ہیں لیکن افریقہ کے گاؤں میں جب جائیں تو وہاں نہ سڑک ہوگی نہ وہاں بجلی ہوگی نہ وہاں پانی کی سہولت ہوگی اور پانی کی حالت یہ ہے کہ دو دو میل دور گاؤں سے بعض دفعہ گندے تالاب ہیں جن میں جانور بھی پانی پیتے ہیں اور اس میں بیٹھتے ہیں وہیں سے انسان بھی پانی لیتے ہیں اور بچے بعض دفعہ اپنے سروں پر ٹوکریاں رکھ کر، بالٹیاں رکھ کر، برتن رکھ کر دو دو کلومیٹر، تین تین کلومیٹر کا سفر ایک پانی کی بالٹی لانے کیلئے کرتے ہیں اور اس وجہ سے وہ تعلیم سے بھی محروم ہیں۔ وہاں جماعت احمدیہ جہاں ان کی تعلیم کیلئے اسکول کھولتی ہے، پرائمری سکول میسر کیے ہیں۔ سیکنڈری سکول مہیّا کیے ہیں اور بعض ریموٹ علاقے میں کلینک اور ہسپتال بھی کھولے ہیں وہاں صاف پانی پینے کیلئے ہینڈ پمپ بھی لگائے اور سولر انرجی سے ٹیوب ویل بھی لگائے جس سے صاف پانی آتا ہے اور جب ہم تصویریں دیکھتے ہیں، ان لوگوں کی حالت دیکھتے ہیں جن کو ان کے گاؤں میں نلکے سے صاف پانی مل جاتا ہے تو اس وقت اس خوشی کا جو اظہار ہو رہا ہوتا ہے وہ ایسا ہی ہے جیسے یورپ میں رہنے والے کسی شخص کی بہت بڑی لاٹری نکل جائے تو اس کو خوشی کا اظہار ہوتا ہے۔ تو ایسے لوگوں کو جب صاف پانی میسر آتا ہے تو جیسا کہ میں نے کہا ان کی خوشی دیکھنے والی ہوتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جماعت احمدیہ مسلمہ جہاں بھی جاتی ہے امن کے پیغام کے ساتھ جاتی ہے۔ اگر ہم نعرہ لگاتے ہیں۔ بعض معزز مہمانوں نے اپنے خطاب میں اس کا ذکر بھی کیا، Love for all ، Hatred for none کا نعرہ ہے۔ اگر ہم نعرہ لگاتے ہیں تو اس کا اظہار بھی کرتے ہیں اور اسکے اظہار کیلئے پھر یہی طریقہ ہے کہ عوام کی خدمت کی جائے۔ اس لیے پہلی بات تو یہ کہ یہاں کے رہنے والے جو ارد گرد کے گاؤں ہیں ان کو میں بتادوں یہاں قانون کی پابندی کا بھی ذکر کیا گیا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ قانون کی ہر لحاظ سے پابندی کرنے والی ہے اور ہمیشہ جہاں مسجدیں بنائی جاتی ہیں خاص طور پر چھوٹی جگہوں پر، یہاں سڑک بھی چھوٹی ہے، لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف بھی ہوسکتی ہے۔ ہمیں ٹریفک کی وجہ سے یہی کہا جاتا ہے کہ ٹریفک کے قانون کی پابندی کریں، ملک کے قانون کی پابندی کریں اور جس حد تک کونسل نے ہمیں اجازت دی ہے اس حد تک اس جگہ کو استعمال کریں اور مجھے امید ہے کہ اس مسجد کو بنے کچھ عرصہ ہو چکا ہے، formal افتتاح اس کا آج ہو رہا ہے اس کے بعد سے احمدی یہاں شاید زیادہ تعداد میں بھی آنا شروع ہوں لیکن وہی لوگ آئیں گے جو قانون کے پابند ہوں گے، وہی لوگ آئیں گے جو قانون کی پابندی کے ساتھ اپنے اس گھر میں آ کے جو خدا تعالیٰ کا گھر ہے عبادت کریں گے اور جہاں وہ اپنے خدا کی عبادت کر کے اس کا حق ادا کریں گے وہاں ان کے دل میں یہ بھی احساس پیدا ہوگا کہ وہی خدا جو یہ کہتا ہے کہ میری عبادت کرو وہی خدا ہمیں قرآن کریم میں یہ بھی کہتا ہے کہ انسانیت کی خدمت کرو۔ بلکہ قرآن کریم میں یہاں تک لکھا ہے کہ وہ نمازی جو لوگوں کا حق ادا نہیں کرتے، جو انسانیت کی خدمت نہیں کرتے، جو یتیموں کو کھانا نہیں کھلاتے، جو مسکینوں کا خیال نہیں رکھتے، غریبوں کا خیال نہیں رکھتے، جو ظلم کر رہے ہیں ان کی نمازیں ان کے لیے ہلاکت کا باعث ہیں۔ وہ نمازیں کوئی فائدہ نہیں دیں گی بلکہ وہ نمازیں اللہ تعالیٰ ان پر الٹا دے گا جو ان کو بجائے کوئی فائدہ دینے کے، کوئی اجر دینے کے ان کیلئے ہلاکت کا اور انکی تباہی کا باعث بنیں گی۔ پس ایک شخص جو مسجد کو آباد کرنے والا ہو اس کے جب یہ نظریات ہوں اور جس کو اللہ تعالیٰ کا حقیقی خوف ہو تو پھر یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ لوگوں کے حقوق مارنے والا ہو اور وہ لوگوں کے حق ادا نہ کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس جماعت احمدیہ مسلمہ جہاں جاتی ہے اسی پیغام کے ساتھ جاتی ہے اور اسی سوچ کے ساتھ جاتی ہے کہ جہاں ہم نے اپنے اللہ کے حقوق ادا کرنے ہیں وہاں اس کی مخلوق کے بھی حق ادا کرنے ہیں اور مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ احمدی اسی سوچ کے ساتھ اس مسجد کو آباد رکھیں گے اور یہاں کے ہمسایوں سے پہلے سے بڑھ کر اور بہتر تعلقات بنائیں گے اور ان کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے اور یہ مسجد یہاں کسی قسم کے ہمسایوں میں کسی قسم کی تکلیف کا باعث نہیں بنے گی بلکہ آپ ہمیشہ یہی دیکھیں گے کہ جو یہاں آنے والے ہیں وہ آپ لوگوں کو سہولت پہنچانے والے اور آرام پہنچانے والے ہیں اور یہی ہمارے نزدیک integration ہے جو باہر سے آنے والوں کی نئے آنے والے ملک میں ہونی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

فرانس کی حکومت اور مغربی حکومتوں کی جنہوں نے یہاں سے باہر سے آنے والے احمدیوں کو جگہ دی، اسائلم دیا ان کی یہ بڑی مہربانی ہے اور اس کا تقاضا یہی ہے کہ ہم ان کے شکر گزار ہوں۔ یہاں اس وقت جماعت احمدیہ کی اکثریت باہر سے آنے والوں کی ہے۔ فرانس کے مقامی لوگ تو شاید ایک دو ہی ہوں اور یہ وہ لوگ ہیں جو بعض مشکلات کی وجہ سے اپنے ملکوں کو چھوڑ کر یہاں آئے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن کو اپنے ملکوں میں عبادت کا حق نہیں دیا گیا، جن کو عبادت کرنے سے روکا گیا، جن کو اپنی مرضی سے اپنے دین پر قائم رہنے سے، دین کی تعلیم پر عمل کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور آخر مجبوراً وہ یہاں آئے۔ پس جب وہ یہاں آئے اور فرانس کی حکومت نے ان کو اجازت دے دی اور وہ یہاں آباد بھی ہو گئے تو اب ان احمدیوں کا بھی یہ فرض ہے کہ اس ملک کی خدمت کر کے اس کا صحیح حق ادا کریں اور یہی شکر گزاری ہے اور یہی وہ چیز ہے جو اللہ تعالیٰ ایک حقیقی مسلمان سے چاہتا ہے کہ وہ شکر گزار ہو۔ اگر اس میں شکر گزاری نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا کہ جو شخص انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔ پس اس شکر گزاری کا تقاضا بھی یہی ہے کہ ہم اس ملک میں رہ کے یہاں کے قانون کی پابندی کریں، یہاں کے لوگوں کی خدمت کی طرف توجہ دیں اور جس حد تک ہوسکتا ہے اس ملک کی بہتری کیلئے کام کریں اور مجھے امید ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہمارے احمدی اسی سوچ کے ساتھ یہاں رہیں گے اور اسی سوچ کے ساتھ کام کریں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آپ میں سے کسی کے ذہن میں کوئی فکر ہے، کوئی reservation ہے، کوئی تحفظ ہے کہ شاید احمدی مسلمان یہاں آ کر، اس مسجد کو بنا کر کسی قسم کے فتنے کا باعث نہ بنیں تو یقین رکھیں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ ہم فتنے کا باعث نہیں بنیں گے بلکہ آپ لوگوں کی خدمت کرنے والے اور اس ملک کے قانون کی پابندی کرنے والے ہوں گے اور ان شاء اللہ وہی حقیقی اسلامی تعلیم یہاں پھیلانے والے ہوں گے، اپنے عمل سے دکھانے والے ہوں گے جو ہمیں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائی اور جو قرآن کریم نے دی۔ شکریہ۔ جزاک اللہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 4 بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔ بعد ازاں مہمانوں کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔ مہمان باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملنے کیلئے آتے رہے۔ حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کرتے، حضور انور کے ساتھ تصویر بنواتے۔ حضور انور از راہ شفقت مہمانوں کے ساتھ گفتگو فرماتے۔ اس پروگرام کے بعد قریباً 5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ (باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

**ہمیشہ یاد رکھیں کہ تعداد میں اضافہ یا مشن اور سینٹرز بنانا یا مسجد تعمیر کرنا اُسی وقت فائدہ دیتا ہے جب ان کے مقاصد کو پورا کیا جائے**

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 27/ستمبر 2019 بطرز سوال و جواب

### بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال گزشتہ چند سالوں میں ہالینڈ کی جماعت کی تعداد میں کتنا اضافہ ہوا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: گزشتہ چند سالوں میں ہالینڈ میں جماعت کی تعداد میں اضافہ ہوا ہے، 3/1 تو اضافہ یقیناً ہوا ہے۔ بہت سے لوگ پاکستان سے ہجرت کر کے آئے ہیں، کچھ نئے لوگ بھی جماعت میں شامل ہوئے ہیں۔

سوال حضور انور نے وسائل کی ترقی کے لحاظ سے ہالینڈ کی جماعت کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وسائل کے لحاظ سے بھی ہالینڈ کی جماعت ترقی کر رہی ہے۔ لٹریچر وغیرہ کی اشاعت بھی اب یہاں بہتر طریقے پر ہو رہی ہے۔ نئے سینٹر اور ایک مسجد بھی جماعت کو ملی ہے۔ ابھی میں نے دیکھی تو نہیں۔ المیرے کی مسجد کی خوب صورتی کی تعریف سنی ہے کہ آپ لوگوں نے بڑی اچھی مسجد بنائی ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہالینڈ کے احمدیوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہمیشہ یاد رکھیں یہ تعداد میں اضافہ یا مشن اور سینٹرز بنانا یا مسجد تعمیر کرنا اسی وقت فائدہ دیتا ہے جب ان کے مقاصد کو پورا کیا جائے۔ پس یہاں رہنے والے ہر احمدی کو اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ دیکھے اور تلاش کرے کہ وہ کیا مقاصد ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آ کر پورے کرنے ہیں۔

سوال پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ مذہب کے نام پر کیا ظلم ہو رہا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پاکستان میں احمدیوں کو مذہب کے نام پر تنگ کیا جاتا ہے کیونکہ انہوں نے زمانے کے امام کو آنحضرتؐ کی پیشگوئی کے مطابق مانا ہے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کا نام لینے اور اس کی عبادت کرنے سے روکا جاتا ہے۔ مسجدیں بنانا تو ایک طرف ہمیں اپنے لوگوں کی تربیت کیلئے جلسے اور اجتماع کرنے سے بھی روکا جاتا ہے۔ گھروں میں بھی نمازیں نہیں پڑھ سکتے۔ عیدِ قربان پر قربانی نہیں کر سکتے۔ بہت سے احمدی پاکستان سے ہجرت کر کے دوسرے ممالک میں چلے گئے ہیں۔

سوال جو لوگ پاکستان سے ہجرت کر کے ہالینڈ گئے ہیں، حضور انور نے انہیں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ میں سے بھی جو یہاں ہجرت کر کے آئے ہیں انہیں یہاں مذہبی آزادی بھی ہے انہیں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے کی بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔ اپنی روحانی، علمی اور اخلاقی حالت کو بہتر کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہمارے عمل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق نہیں تو اس آزادی کا کیا فائدہ ہے؟ حقیقی فائدہ تو ہمیں اس آزادی کا تب ہی ہوگا جب ہم بیعت کا حق ادا کریں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسوں کا انعقاد کس غرض سے کیا تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے ان جلسوں کے انعقاد کا اعلان اللہ تعالیٰ سے اِذن پا کر فرمایا تھا تا کہ ہم میں پاک تبدیلیاں پیدا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ”تمام مخلصین داخلین سلسلہ بیعت اس عاجز پر ظاہر ہو کہ بیعت کرنے سے غرض یہ ہے کہ تا دنیا کی محبت ٹھنڈی ہو۔ اور اپنے مولیٰ کریم اور رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت دل پر غالب آ جائے اور ایسی حالت انقطاع پیدا ہو جائے جس سے سفر آخرت مکروہ معلوم نہ ہو۔“

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی بیعت میں آنے والوں کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: میری بیعت میں آ کر صرف زبانی دعوے تک نہ رہو بلکہ مخلصین میں شامل ہو جاؤ اور اخلاص اور وفا میں اس وقت ترقی ہو سکتی ہے جب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سب محبتوں سے بڑھ کر ہو۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ کا محبوب بننے کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ یعنی کہہ دے اے لوگو! اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو تو اس صورت میں وہ بھی تم سے محبت کرے گا۔ خدا کے محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملا دے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ”حالتِ انقطاع“ کے کیا معنے بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اپنے اندر حالتِ انقطاع پیدا کرو یعنی ایسی حالت پیدا کرو جو دنیا کے لہو ولعب اور چکا چوند سے تمہیں علیحدہ کر دے۔ تمہارا ہر عمل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولِ مقبولؐ کے احکام کے تابع ہو جائے۔ صحابہؓ کاروبار بھی کرتے تھے لیکن اللہ اور اس کے رسولؐ کی محبت ان پر غالب تھی۔ پس ہمارے ذہنوں میں بھی یہ بات رہنی چاہیے کہ تمام تر دنیاوی مصروفیات کے باوجود ہم نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ سے محبت میں کمی نہیں آنے دینی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کے کیا فوائد بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربّانی باتوں کے سننے کیلئے اور دعا میں شریک ہونے کیلئے اس تاریخ پر آ جانا چاہیے۔ اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نیکیاں بجالانے کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: نیکی کو محض اس لیے کرنا چاہیے کہ خدا تعالیٰ خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو اور اس کے حکم کی تعمیل ہو قطع نظر اسکے کہ اس پر ثواب ہو یا نہ ہو۔ ایمان تب ہی کامل ہوتا ہے جبکہ یہ وسوسہ اور وہم درمیان سے اٹھ جاوے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اللہ تعالیٰ محسنوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا۔ مگر نیکی کرنے والے کو اجر مدّنظر نہیں رکھنا چاہیے۔

سوال حقیقی نیکی کیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: پس حقیقی نیکی یہی ہے کہ بغیر کسی لالچ کے یا انعام کے کی جائے اور اس اصول کو سامنے رکھ کر ہم بندوں سے بھی حسنِ سلوک کریں، ایک دوسرے کے حق ادا کرنے کی کوشش کریں اور اس لیے کریں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایک دوسرے سے حسنِ سلوک کرو۔ اللہ تعالیٰ ضرور اس نیکی کا بدلہ دیتا ہے۔ ہم ان تمام باتوں پر عمل کریں جن کے کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے اور اُن تمام برائیوں سے بچیں جن سے بچنے کا ہمیں اس نے ہمیں حکم دیا ہے۔

سوال عبادت کس طرح کرنی چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے اس طرف ہمیں توجہ دلائی کہ عبادت اللہ تعالیٰ کی محبتِ ذاتی سے رنگین ہو کر کی جائے۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہ اصل چیز ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور فرض سمجھ کے نہ سر سے ٹالو بلکہ فرض میں محبتِ ذاتی ہو جائے اور اس سے رنگین ہو کر یہ عبادت کی جائے اور جب ذاتی محبت سے عبادت ہوگی پھر دنیاوی غرضیں سب ختم ہو جائیں گی۔

سوال اللہ تعالیٰ متقی کو کس طرح رزق عطا فرماتا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: جب دنیاوی غرضیں ختم ہو جائیں گی تو خدا پھر ایسے ایسے ذرائع سے رزق دے گا کہ انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا۔ وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ جو شخص اللہ کا تقویٰ اختیار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے کوئی نہ کوئی ایسی راہ، راستہ نکال دے گا اور اسے وہاں سے رزق دے گا جہاں سے اسے رزق آنے کا خیال بھی نہیں ہوگا۔

سوال اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا کیا مقصد بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: خدا تعالیٰ نے انسان کے سلسلۂ پیدائش کی علّتِ غائی صرف اپنی عبادت رکھی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ اور میں نے انسانوں اور جنوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آنے کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: میں اس لیے بھیجا گیا ہوں تا ایمانوں کو قوی کروں، مضبوط کروں اور خدا تعالیٰ کا وجود لوگوں پر ثابت کر کے دکھلاؤں۔ مَیں بھی بھیجا گیا ہوں کہ ایمان کا زمانہ پھر آئے اور دلوں میں تقویٰ پیدا ہو۔

......☆......☆......☆......

**جلسہ میں شامل ہونے والے ہر شخص پر یہ واضح ہونا چاہئے کہ دینی، علمی اور روحانی بہتری اور ترقی کیلئے ہم یہاں جمع ہیں**

## خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4/اکتوبر 2019 بطرز سوال و جواب

### بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ میں شامل ہونے کی کیا غرض بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کو خالص دینی اجتماع کا نام عطا فرمایا ہے۔ پس اس میں شامل ہونے والے ہر شخص پر یہ واضح ہونا چاہیے کہ دینی، علمی اور روحانی بہتری اور ترقی کیلئے ہم یہاں آج جمع ہیں اور تین دن اس سوچ کے ساتھ اور اس فکر کے ساتھ یہاں جمع رہیں گے کہ کس طرح ہم اپنی دینی، علمی اور روحانی حالت کو بہتر کریں۔ اگر یہ سوچ نہیں تو یہاں آنا بے فائدہ ہے۔

سوال آج کے دور میں جب دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے، ایسے میں ایک احمدی کو کس بات کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج کے اس دَور میں جبکہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے۔ مسلمان بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ایسے میں اگر ہم بھی اپنی حالتوں کی بہتری کی طرف توجہ نہیں کرتے تو ہمارا مسیح موعودؑ کی بیعت میں آنا ایک ظاہری اعلان ہے جو روح سے خالی ہے۔ ہمارا جلسے کیلئے جمع ہونا ایک دنیاوی میلے میں جمع ہونے کی طرح ہے۔ پس ہر احمدی کیلئے ایک فکر کے ساتھ اپنے جائزے لینے کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسے کی کیا غرض بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ آخرت کی فکر ہو۔ خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو۔ تقویٰ ان میں پیدا ہو۔ نرم دلی پیدا ہو۔ آپس کی محبت اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو، عاجزی اور انکساری پیدا ہو، سچائی پر وہ قائم ہوں اور دین کی خدمت کے لیے سرگرمی ہو۔

سوال عقل مند انسان کون ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عقل مند انسان وہی ہے جو عارضی چیز کو مستقل چیز پر قربان کر دے لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہم اس عارضی زندگی پر مستقل زندگی کو قربان کر دیتے ہیں اور پھر اپنے آپ کو یہ دنیا دار بہت بڑا اور عقل مند سمجھتے ہیں۔ ایک مومن اسکے برعکس کرتا ہے۔ اس کا دنیا کا ہر عمل آخرت کو سامنے رکھتے ہوئے ہوتا ہے۔ یہی لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے کہلاتے ہیں۔

سوال حضور انور نے افراد جماعت سے کیا عہد لیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر کرنے والے ہوں گے، ہم خدا کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کی محبت کو ہر چیز پر فوقیت دیں گے، ہم تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی حتی المقدور کوشش کریں گے، ہم اپنے دلوں میں دوسروں کیلئے نرمی پیدا کریں گے، ہم آپس میں محبت اور بھائی چارے کو اس قدر بڑھائیں گے کہ یہ محبت اور بھائی چارہ ایک مثال بن جائے، عاجزی اور تواضع میں ہم بڑھنے والے بنیں گے، سچائی اور قولِ سدید ہماری ایک خصوصیت بن جائے گا۔ دینی خدمات کیلئے ایسے سرگرم ہوں گے جو ایک مثال ہوگا اور اس کیلئے پہلے سے بڑھ کر

خدا تعالیٰ کے دین کے پیغام کو اپنے ماحول کے ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ کی کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کیلئے ہو جانا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ ہی اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ ہی اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کیے اس نے اسکی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرایا ہے۔ خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدّعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔

سوال: نماز کے قیام کیلئے قرآن مجید میں کیا تاکید آئی ہے؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عبادت کا طریق سکھایا ہے وہ نماز کا قیام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا کہ یقیناً نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نمازِ موقوتا کے مسئلے کو بہت عزیز رکھتا ہوں۔

سوال: نمازوں کی حفاظت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اس زمانے میں لوگ ذرا ذرا سی بات پر نمازوں کی وقت پر ادائیگی میں لاپرواہی برت جاتے ہیں۔ بعض نمازیں ہی نہیں پڑھتے۔ پانچ کی بجائے تین چار نمازیں پڑھ لیں گے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے نمازوں کی حفاظت کا ارشاد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی۔ (البقرۃ: 239) کہ نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو۔

سوال: مساجد کو کون لوگ آباد کرتے ہیں؟ قرآن و حدیث میں اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: نماز کی اہمیت کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور یوم آخرت پر ایمان لائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے جاتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مساجد کو وہی لوگ آباد کرتے ہیں جو خدا اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔

سوال: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سب سے پہلا حساب کس چیز کا لے گا؟

جواب: حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے پہلا حساب جو لے گا اسکے بارے میں فرشتوں کو فرمائے گا کہ میرے بندے کی نماز کو دیکھو۔ جن کی نمازیں مکمل ہوں گی ان کے نامہ اعمال میں مکمل نمازیں لکھی جائیں گی۔ اور جن کی فرض نمازوں میں کمی رہ جائے گی ان کے بارے میں کہے گا کہ اس کی نفلی عبادت دیکھو وہ کیا تھی۔ اگر فرض میں کوئی کمی رہ گئی ہے تو اس کو نفل سے پورا کر دو۔

سوال: آپسی تعلقات میں نرمی اور محبت کا سلوک کرنے والوں کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا بشارت عطا فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اور آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہے، میں اپنے اس سایۂ رحمت میں انہیں جگہ دوں گا۔

سوال: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاشرے کے امن و سکون کو قائم رکھنے اور بھائی چارے کو بڑھانے کیلئے کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا اور تنہا چھوڑتا ہے۔ فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں لگا رہتا ہے اس کی ضروریات پورا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجات پوری کر دیتا ہے اور جس نے کسی مسلمان کی مصیبت کو دور کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے مصائب میں سے ایک مصیبت اس کی کم کر دے گا اور جو کسی کی ستاری کرتا ہے پردہ پوشی کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری فرمائے گا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو کیا وصیت فرمائی ہے؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میری تمام جماعت اس وصیت کو توجہ سے سنے کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آسکے۔ وہ پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔ وہ کسی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں۔ غرض ہر قسم کے معاصی اور جرائم، ہر قسم کے گناہ جو ہیں اور جرم جو ہیں اور ناکردنی اور ناگفتنی اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔

......☆......☆......☆......

## عقد نکاح (منگنی)

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت مغیرہؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک جگہ منگنی کا پیغام دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس لڑکی کو دیکھ لو کیونکہ اس طرح دیکھنے سے تمہارے اور اس کے درمیان موافقت اور الفت کا امکان زیادہ ہے۔ (ترمذی، کتاب النکاح، باب فی النظر الی المخطوبۃ)

اس اجازت کو بھی آجکل کے معاشرے میں بعض لوگوں نے غلط سمجھ لیا ہے اور یہ مطلب لے لیا ہے کہ ایک دوسرے کو سمجھنے کیلئے ہر وقت علیحدہ بیٹھے رہیں، علیحدہ سیریں کرتے رہیں...... گھروں میں بھی گھنٹوں علیحدہ بیٹھے رہیں تو یہ چیز بھی غلط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آمنے سامنے آکر شکل دیکھ کر ایک دوسرے کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ بعض حرکات کا باتیں کرتے ہوئے پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر آجکل کے زمانے میں گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھانے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی بہت سی حرکات و عادات ظاہر ہو جاتی ہیں اور اگر کوئی بات ناپسندیدہ لگے تو بہتر ہے کہ پہلے پتہ لگ جائے اور بعد میں جھگڑے نہ ہوں اور اگر اچھی باتیں ہیں تو موافقت اور الفت اس رشتے کے ساتھ اور بھی پیدا ہو جاتی ہے...... دوسرے لوگ بعض دفعہ ان کا کردار یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کا رشتہ ہو گیا ہے تو اس کو تڑوانے کی کوشش کریں۔ ان کو آمنے سامنے ملنے سے موقع نہیں ملے گا۔ ایک دوسرے کی حرکات دیکھنے سے، کیونکہ ایک دوسرے کو جانتے ہوں گے۔ لیکن بعض لوگ دوسری طرف بھی انتہا کو چلے گئے ہیں ان کو یہ بھی برداشت نہیں کہ لڑکا لڑکی شادی سے پہلے یا پیغام کے وقت ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھ بھی سکیں اس کو غیرت کا نام دیا جاتا ہے تو اسلام کی تعلیم ایک سموئی ہوئی تعلیم ہے۔ نہ افراط نہ تفریط نہ ایک انتہا نہ دوسری انتہا اور اسی پر عمل ہونا چاہئے اسی سے معاشرہ امن میں رہے گا اور معاشرے سے فساد دُور ہوگا۔ (خطبات مسرور، جلد دوم، صفحہ 934 تا 935، مطبوعہ قادیان)

(ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ قادیان)

## کلامُ الامام

قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 27)

طالبِ دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

## کلامُ الامام

قرآن کو چھوڑ کر کامیابی ایک ناممکن اور محال امر ہے

(ملفوظات، جلد 1 صفحہ 406)

طالبِ دُعا: قریشی محمد عبد اللہ تماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD
GENESIS AQUA NATURELS
89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالبِ دعا: رضوان سلیم ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in
Teddy Bear
Ladies &
Kids items,
All Types
of Bags &
Garments items

Mob: 9647960851
9082768330

Branch: Aroti Tola Po muluk
Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road
Po.Bartala, Kolkata-18

طالبِ دعا: جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

# نمازِ جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 24 ستمبر 2019 بروز منگل مسجد مبارک (اسلام آباد۔ٹلفورڈ) کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

**نمازِ جنازہ حاضر**

**(1) مکرمہ امۃ الحمید صاحبہ اہلیہ مکرم قریشی عبداللطیف صاحب مرحوم (اپرچم، یوکے)**

21 ستمبر 2019ء کو 96 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحبؓ کی پوتی اور حضرت سیٹھی خلیل الرحمٰن صاحبؓ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ پنجوقتہ نمازوں کی پابند، تہجد گزار، دعا گو، ملنسار، مہمان نواز، چندوں میں باقاعدہ، خلافت کے ساتھ بے پناہ پیار اور وفا کا تعلق رکھنے والی ایک نیک خاتون تھیں۔ اوکاڑہ میں صدر لجنہ کے علاوہ مختلف عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چھ بیٹیاں اور دو بیٹے شامل ہیں۔ آپ مکرمہ امۃ الوکیل سیٹھی صاحبہ (مقیم یو.کے) کی بڑی بہن اور عزیزم صہیب احمد (متعلم جامعہ احمدیہ یو.کے) کی نانی تھیں۔

**(2) مکرم شیخ انوار الحق صاحب**
**(شریف حلال میٹ، نزد مسجد فضل لندن)**

20 ستمبر 2019ء کو 71 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے پڑدادا حضرت شیخ دیوان احمد صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ مرحوم نے لاہور میں اپنی جماعت میں بطور سیکرٹری ضیافت خدمت کی توفیق پائی۔ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، غریبوں کے ہمدرد، خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

**نمازِ جنازہ غائب**

**(1) مکرمہ نصیرہ بی بی صاحبہ (ناصر آباد فارم، سندھ)**

28 اگست 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، دعا گو، بڑی نیک مخلص اور ایک باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سعادت احمد صاحب جماعت برمنگھم نارتھ میں سیکرٹری صنعت وتجارت کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں جو امیگریشن کے مسائل کی وجہ سے والدہ کے جنازہ میں بھی شامل نہیں ہو سکے۔

**(2) مکرمہ شیریں باسط صاحبہ**
**اہلیہ مکرم ڈاکٹر عبدالباسط خان صاحب (قادیان)**

12 اگست 2019ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ حضرت سارہ بیگم صاحبہ حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے سگے ماموں محترم سید ابوالاحد صاحب بھاگلپوری کی پوتی تھیں۔ اردو میں ایم.اے اور پھر پی.ایچ.ڈی تک تعلیم حاصل کی اور صوبہ اُڈیشہ کے سرکاری محکمہ تعلیم میں اردو کی لیکچرار اور ریڈر رہیں۔ جماعتی خدمت میں بھی پیش پیش تھیں۔ صدر لجنہ کٹک کے علاوہ لمبا عرصہ صوبائی صدر لجنہ اُڈیشہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشادات اور مرکزی ہدایات کی بڑی پابندی کرتی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ 2007ء میں حج بیت اللہ کا شرف بھی حاصل کیا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ دو بیٹیاں شامل ہیں۔

**(3) مکرمہ امۃ اللہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد صاحب سندھو مرحوم (ہائیڈل برگ، جرمنی)**

یکم اگست 2019ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت غلام دین زرگر صاحب اور دادی حضرت غلام فاطمہ صاحبہ (المعروف اماں روڑی) دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ 2000ء میں ربوہ سے جرمنی اپنے خاوند کے پاس آگئی تھیں۔ نمازوں اور نوافل کی پابند، مہمان نواز، غریب پرور، بہت ملنسار اور نیک خاتون تھیں۔ بچوں کو بھی نمازوں اور تلاوت قرآن کریم کی طرف توجہ دلایا کرتی تھیں۔ آپ کا روزانہ کا معمول تھا کہ رات سونے سے قبل دعائیں اور مخصوص دعائیہ اشعار پڑھتیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور چار بیٹے شامل ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ارسلان احمد سندھو صاحب جرمنی میں بطور مربی سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

**(4) مکرم کرنل سلیم احمد ناصر صاحب (شارجہ)**

29 اگست 2019ء کو طویل علالت کے بعد دبئی میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت میاں محمد یوسف زرگر صاحب اور نانا حضرت میاں احمد دین صاحب زرگر دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ پنجوقتہ نمازوں اور تہجد کے پابند تھے۔ جماعتی چندوں کے ساتھ ساتھ دیگر مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش رہتے تھے۔ طاہر ہومیوپیتھی انسٹی ٹیوٹ ربوہ کیلئے بھی خطیر رقم پیش کرنے کی توفیق پائی۔ خلافت کے ساتھ محبت، اطاعت اور فدائیت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب (مربی سلسلہ بیت الفتوح، مورڈن) کے بہنوئی تھے۔

**(5) مکرمہ نیلا بی ین صاحبہ (مارشل آئی لینڈ)**

28 اگست 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ نے 1987ء میں اسلام قبول کیا اور مارشل آئی لینڈ کی ابتدائی احمدی خاتون تھیں۔ جماعتی کلاسوں میں باقاعدہ شرکت کرتی تھیں۔ مربیان کا بہت احترام کرتی تھیں۔ غربت کے باوجود اپنے چندے باقاعدگی سے ادا کرتی تھیں۔ مرحومہ نے مارشل آئی لینڈ جماعت کی پہلی مسجد کیلئے اپنی زمین جماعت کو پیش کرنے کی توفیق پائی۔ نماز سنٹر کیلئے بھی اپنی زمین کا ایک حصہ وقف کیا ہوا تھا جو ابھی بھی جماعت کے زیرِ استعمال ہے۔ آپ کو تبلیغ کا بہت شوق تھا اور آپ کے ذریعہ کئی افراد نے اسلام قبول کیا۔ آخری ایام تک جماعتی ریڈیو بڑی باقاعدگی سے سنا کرتی تھیں۔

**(6) مکرمہ بلقیس بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مشتاق احمد صاحب (گوٹھ مولوی عطاء اللہ ضلع خیر پور، سندھ)**

26 جون 2019ء کو 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے نانا حضرت چوہدری کھیون احمد صاحب اور دادا حضرت چوہدری نظام الدین صاحب دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ بچپن سے ہی تہجد اور پنجوقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت بڑی باقاعدگی سے کیا کرتی تھیں۔ انتہائی ملنسار، سادہ مزاج اور حوصلہ مند خاتون تھیں۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں اور اپنے چندے بڑی فکر کے ساتھ اول وقت میں ادا کرنے کی کوشش کرتی تھیں۔ جماعتی کاموں میں بھی باقاعدگی سے حصہ لیتیں اور جو ذمہ داری سونپی جاتی اسکو پوری طرح ادا کیا کرتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔ آپ کے بیٹے مکرم صباح احمد آفاق صاحب (معلم وقف جدید) آج کل کوئٹہ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

**(7) مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ**
**اہلیہ مکرم شیخ بشارت احمد علیانہ صاحب (ربوہ)**

10 اپریل 2019ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کا تعلق قادیان سے تھا۔ والد کا نام مکرم چراغ دین صاحب اور والدہ کا نام مکرمہ فضل بی بی صاحبہ ہے۔ مرحومہ 2013ء سے فالج اور دیگر عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ بیماری کا لمبا عرصہ بڑے صبر و حوصلہ سے گزارا۔ ہر کسی کے دُکھ سُکھ میں شریک ہونے والی، بہت مہمان نواز، ملنسار، دعا گو اور نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور تین بیٹے شامل ہیں۔

**(8) مکرم حاجی فضل الٰہی صاحب (برمنگھم)**

14 جولائی 2019ء کو 86 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کے دادا حضرت حاجی میاں احمد دین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ آپ 24 سال کی عمر میں انگلینڈ آگئے تھے۔ یہاں آنے کے بعد مسجد دارالبرکات برمنگھم کے علاوہ مختلف موقعوں پر نمایاں مالی قربانی کی توفیق پائی۔ آپ کو 10 بار حج بیت اللہ اور بے شمار عمرے کرنے کی سعادت ملی۔ خلافت سے بے حد پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ بہت دعا گو، مہمان نواز، ہمدرد، نہایت خوش مزاج، صاحب رؤیا اور مخلص انسان تھے۔ ان کے پسماندگان میں چار بیٹیاں دو بیٹے اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

# خطبہ نکاح

## فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 جولائی 2017ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں ایک نکاح کا اعلان کروں گا جو عزیزہ مدیحہ عروج بنت مکرم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم دارالقضاء ربوہ کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم عبدالفاتح احمد ابن مکرم مبارک احمد ظفر صاحب ایڈیشنل وکیل المال کے ساتھ چار ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

عزیزم فاتح بھی واقف زندگی ہیں اور آج کل جماعت کے شعبہ جائیداد کے تحت کام کر رہے ہیں۔ اور بچی بھی واقف زندگی کی بیٹی ہے۔ اور یہ واقفۂ نو ہے کہ نہیں مجھے نہیں پتا۔ بہرحال اللہ تعالیٰ ان دونوں کے اس قائم ہونے والے رشتے کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور آپس میں پیار اور محبت کا تعلق پیدا ہو اور آئندہ نسلیں بھی نیک، صالح اور خادم دین ہوں۔ آمین۔

اس کے بعد حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروایا اور اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی جس کے بعد فریقین نے حضور انور سے مبارکباد لیتے ہوئے حضور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ، دفتر پی، ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 31 جنوری 2020)

......☆......☆......☆......

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

مسیحِ وقت اب دنیا میں آیا — خدا نے عہد کا دن ہے دکھایا
مبارک وہ جو اب ایمان لایا — صحابہؓ سے ملا جب مجھ کو پایا

طالب دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

# مُلکی رپورٹیں

## مجلس خدام الاحمدیہ پونہ کا سالانہ اجتماع

مورخہ 1 ستمبر 2019 کو مجلس خدام الاحمدیہ پونہ نے اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر اور اجتماعی تلاوت کے بعد افتتاحی تقریب زیر صدارت کرم محمد وسیم احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ پونہ منعقد ہوئی۔ بعدہ خدام کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔ ناشتے سے فارغ ہونے کے بعد خدام کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر جماعت پونہ کی زیر صدارت اختتامی اجلاس منعقد ہوا جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کے مابین انعامات تقسیم کیے گئے۔

## جماعت احمدیہ پونہ کی جانب سے پیس ٹور کا انعقاد

مورخہ 15 ستمبر 2019 کو جماعت احمدیہ پونہ کی جانب سے بذریعہ سائیکل ایک پیس ٹور کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر، درس القرآن اور اجتماعی تلاوت قرآن کریم سے فارغ ہو کر مکرم طاہر احمد عارف صاحب صدر پیس سمپوزیم کمیٹی کی زیر قیادت افراد جماعت قافلہ کی صورت میں ہڈپسر علاقے میں پہنچے اور جماعت احمدیہ کا پیغام پہنچایا۔ تمام افراد جماعت نے الگ الگ بینرز اور پوسٹرز اٹھائے ہوئے تھے جن پر جماعت سے متعلق مختلف تحریرات لکھی ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو قبول فرمائے آمین۔

## پیس سمپوزیم پونہ

جماعت احمدیہ پونہ میں مورخہ 21 ستمبر 2019 کو پہلے پیس سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا۔ پروگرام سے قبل مختلف مذہبی اور تعلیم یافتہ افراد سے رابطے کیے گئے۔ پروگرام کی کامیابی کیلئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کی درخواست کی گئی۔ پروگرام کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس القرآن کا اہتمام کیا گیا۔ بعدہ تمام احباب نے اجتماعی تلاوت قرآن کریم کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ پروگرام بہت ہی کامیاب رہا۔ اس پروگرام کی علاقہ کے آٹھ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں۔

## پونہ بک فیئر میں جماعت احمدیہ کی شرکت

مورخہ 28 ستمبر تا 2 اکتوبر 2019 کو پونہ میں ایک بک فیئر کا انعقاد ہوا جس میں جماعت احمدیہ کو بھی بک اسٹال لگانے کا موقع ملا۔ پانچ روزہ اس پروگرام میں کثیر تعداد میں لوگ اس بک اسٹال میں آئے اور انہیں جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ اور جماعتی لٹریچر اور لیف لیٹس دیئے گئے۔ جماعتی بک اسٹال کی خبر The Indian Express اخبار میں شائع ہوئی جس کے ذریعہ وسیع پیمانے پر جماعت کا پیغام لوگوں تک پہنچا۔

(حلیم خان شاہد، مبلغ سلسلہ پونہ مہاراشٹر)

## سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بنگلور

مورخہ 15 ستمبر 2019 کو مجلس انصار اللہ بنگلور نے اپنا پہلا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ جماعت احمدیہ مرکرہ اور گونی کوپل سے بھی انصار نے شرکت کی۔ اجتماع کے پروگراموں کا آغاز نماز فجر کے بعد شروع ہوا۔ بعد نماز فجر تربیت اولاد کے موضوع پر درس ہوا۔ وقفے کے بعد انصار کے ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ صبح ساڑھے دس بجے خاکسار کی زیر صدارت افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم مصدق احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور نے کی۔ خاکسار نے عہد انصار دہرایا۔ مکرم برکات احمد سلیم صاحب نے ایک نظم نہایت خوش الحانی سے پڑھی۔ مکرم حشمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور و نمائندہ صدر مجلس انصار اللہ بھارت نے صدر مجلس انصار اللہ بھارت کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم اسمٰعیل صاحب نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ انصار کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ شام ساڑھے چار بجے تمام انصار نے ایم ٹی اے پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ یو کے سے خطاب سنا۔ حضور انور کے خطاب کے بعد مکرم حشمت اللہ صاحب امیر جماعت بنگلور کی زیر صدارت اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد تمام شاملین نے صدر جلسہ کے ساتھ عہد وفائے خلافت دہرایا۔ بعدہ تقریب تقسیم انعامات منعقد ہوئی۔ خاکسار نے شکریہ احباب پیش کیا۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ بعدہ شام ساڑھے سات بجے تمام انصار نے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انصار اللہ یو کے سے لائیو خطاب سنا۔

(سید شارق مجید، ناظم مجلس انصار اللہ بنگلور)

## کلامُ الامام

جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

---

اُذْکُرُوْا مَوْتَاکُمْ بِالْخَیْرِ

## آہ! عزیزم کوثر احمد

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(غلام نبی نیاز، سابق مبلغ سلسلہ)

عزیزم کوثر احمد شیخ مرحوم ولد مکرم محمد یوسف شیخ صاحب، احقر کا چچازاد بھتیجا تھا۔ مرحوم نہایت اطاعت گزار اور فرمانبردار تھا۔ احقر کی ذرا سی تکلیف بھی اس کو شاق گزرتی تھی۔ بہت اچھا مشورہ دینے والا، ابا جی کہہ کر پکارنے والا، میرا یہ بیٹا پورے خاندان اور ساری جماعت ہاری پاری گام کو غمزدہ بنا کر مولائے کریم کے حضور حاضر ہوا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین۔

عزیز کوثر احمد صوم وصلوٰۃ کا پابند، غریب پرور، مہمان نواز، ہمدرد اور ایثار کا جذبہ رکھنے والا خادم تھا۔ مرکزی مہمانوں کی خدمت کرنا باعث فخر سمجھتا تھا۔ خلافت حقہ احمدیہ کا یہ فدائی نوجوان خادم پھیپھڑوں کی بیماری کی وجہ سے عرصہ تین سال سے صفدر ہسپتال دہلی میں زیر علاج تھا اور اللہ کے فضل سے روبہ صحت تھا۔ لیکن اپنی نانی زوجہ مکرم منور راتھر صاحب سابق صدر جماعت کی وفات کے دن بارش میں بھیگنے اور شدید سردی کے باعث (جس سے اسے بچنے کی ہدایت تھی) پھر بیمار ہوا اور علاج کے لیے دوبارہ دہلی لے جایا گیا۔ وہاں سے یہاں قادیان دارالامان آیا۔ نور ہسپتال میں بھی زیر علاج رہا لیکن درد بڑھتا گیا اور مناسب سمجھا گیا کہ واپس وطن مالوف کشمیر پہنچایا جائے۔ ڈاکٹروں کی بھی یہی رائے تھی۔ آخر تقدیر الٰہی غالب آئی اور 19 جنوری بروز اتوار 2020 کو ہم سب کا پیارا مغرب کی اذان کے وقت تقریباً 38 سال کی عمر میں اپنے مولائے کریم کے حضور حاضر ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

مرحوم جماعت احمدیہ ہاری پاری گام اور مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک متحرک اور سرگرم رکن تھا۔ اپنی ایمانداری، دیانتداری، محنت اور لگن کی وجہ سے مجلس عاملہ ہاری پاری گام میں بطور سیکرٹری مال وامین کئی سال تک کام کرتا رہا۔ مرکزی اور مقامی سطح کی ہر تحریک میں حتی المقدور حصہ لینے والا یہ عزیز ایسی دنیا میں جا پہنچا ہے جہاں سے واپس کوئی نہیں آتا۔ لیکن مومنوں کیلئے وہاں خیر ہی خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اس کا حصہ دار بنائے آمین۔

مرحوم کے والد محترم محمد یوسف شیخ صاحب جو عرصہ دراز سے بوجہ مختلف عوارض فریش ہیں، انہوں نے بھی جماعت کی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ مرحوم کوثر احمد کے پسماندگان میں والد محترم کے علاوہ والدہ صاحبہ، اہلیہ، ایک بیٹا عمر تین سال اور چار بہنیں ہیں۔ دو بہنوں کی شادی ہو چکی ہے جو بفضلہ تعالیٰ خوشحال اور صاحب اولاد ہیں۔ دوسری دو بہنوں کیلئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مناسب حال رشتے عطا فرمائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کا حامی و مددگار رہو۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے غلام صادق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربت نصیب کرے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......


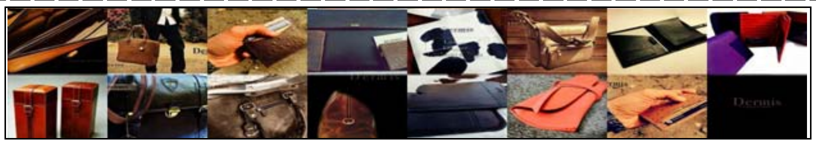

TAHIRA ENTERPRISE

Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)

Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)

Mob : 9830464271, 967455863

BOSCH Invented for life

0% FINANCE without intrest EMI

BOSCH - EUROPE'S NO. 1 HOME APPLIANCES BRAND

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER

PARAS TV CENTRE

Near Parbhakar Chowk Qadian (Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

**وصایا** منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

**مسل نمبر** 9922: مَیں جعفر صادق ولد مکرم سراج الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال تاریخ بیعت 1998، ساکن 405 قادریا (ساؤتھ اسٹریٹ) کولاسکراہ ڈاکخانہ Pattanaik ضلع ٹوٹی کورین صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید علی　　العبد: جعفر صادق　　گواہ: ایم.شاہ جہان

**مسل نمبر** 9923: مَیں آر.سلمان فارس ولد مکرم اے.رفیع اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی، ساکن 69/A پودھومانائی ڈاکخانہ اُڈن گڈی ضلع ٹوٹی کورین صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم.شاہ جہان　　العبد: آر.سلمان فارس　　گواہ: بشارت احمد کریم

**مسل نمبر** 9924: مَیں اے خدیجہ بی بی زوجہ مکرم اے محمد حیات صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 51 سال تاریخ بیعت 2014، ساکن اسورا ایسٹ اسٹریٹ ضلع میلا پالم صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چین 8 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحمن طاہر　　الامۃ: اے.خدیجہ بی.بی　　گواہ: خلیل احمد

**مسل نمبر** 9925: مَیں اے محمد حیات ولد مکرم اے.ایم عبد الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال تاریخ بیعت 2014، ساکن اسورا ایسٹ اسٹریٹ ضلع میلا پالم صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: اے محمد حیات　　گواہ: عبد الرحمن طاہر

**مسل نمبر** 9926: مَیں محمد انس ولد مکرم محمد حیات صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال تاریخ بیعت 2015، ساکن اسورا ایسٹ اسٹریٹ (میلا پالم) صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: محمد انس　　گواہ: عبد الرحمن طاہر

**مسل نمبر** 9927: مَیں ظاہر اقبال ولد مکرم عبد اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ مزدوری عمر 50 سال تاریخ بیعت 1995، ساکن اسورا ایسٹ اسٹریٹ (میلا پالم) صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از مزدوری ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: ظاہر اقبال　　گواہ: عبد الرحمن طاہر

**مسل نمبر** 9928: مَیں کرشن احمد.ایس ولد مکرم ایم.صباح الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ آرکیٹیکٹ عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن 104 سالائی اسٹریٹ (میگالنگا پورم جنکشن) ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبد الرحمن طاہر　　العبد: کرشن احمد.ایس　　گواہ: خلیل احمد

**مسل نمبر** 9929: مَیں ایم.بی.جمال الدین ولد مکرم ایم.این.ایس.بخاری صاحب، قوم احمدی مسلمان پنشنر عمر 69 سال تاریخ بیعت 1982، ساکن 108 خواجہ (نیاگم اسٹریٹ) میلا پالم، ترونل ویلی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زمین مع مکان رقبہ 800 sqft۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/27,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: ایم.بی.جمال الدین　　گواہ: ایم.عبد الجبار

**مسل نمبر** 9930: مَیں محمد ظفر اللہ ولد مکرم محمد کریم اللہ نوجوان صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 64 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد الیاس　　العبد: محمد ظفر اللہ　　گواہ: بشارت احمد کریم

**مسل نمبر** 9931: مَیں این.نوید الاسلام ولد مکرم ایس.نور الاسلام صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 49 سال تاریخ بیعت 1988، ساکن چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: این.نوید الاسلام　　گواہ: بشارت احمد کریم

**مسل نمبر** 9932: مَیں جعفر صادق.اے ولد مکرم امان اللہ.اے صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ہومیو ڈاکٹر عمر 36 سال تاریخ بیعت 2015، موجودہ پتا: احمدیہ مسجد (یو.آئی.کالونی) چنئی صوبہ تامل ناڈو، مستقل پتا: ٹی چیری (ناگاپٹنم) صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/17,500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشارت احمد کریم　　العبد: جعفر صادق.اے　　گواہ: محمد انور احمد

**مسل نمبر** 9933: مَیں سہلہ.او.کے زوجہ مکرم جمال محی الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 10 ؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بصورت زیورات 32 گرام، زیور طلائی مزید 160 گرام (تمام زیورات 23 کیریٹ) میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم.جمال محی الدین　　الامۃ: سہلہ.او.کے　　گواہ: محمد انور احمد

**مسل نمبر** 9934: مَیں خدیجۃ الکبریٰ زوجہ شہزادہ سلیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 62 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 ؍نومبر 2019 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/10,000 روپئے بذمہ خاوند، زیور طلائی: 4 کڑے، 1 لچھہ، 1 ہار، 1 نیکلس، 3 چین، 2 انگوٹھی، 1 برسلیٹ، 1 جوڑی بالیاں، 1 جوڑی بالیاں (ڈائمنڈ) کل وزن زیور طلائی 180 گرام 22 کیریٹ، ڈائمنڈ مالیت -/1,30,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شہزادہ سلیم　　الامۃ: خدیجۃ الکبریٰ　　گواہ: بشارت احمد کریم

**مسل نمبر** 9935: مَیں طاہر احمد.بی ولد مکرم ایم.بشیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ انجینئر عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن چنئی صوبہ تامل ناڈو، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9 ؍نومبر 2019 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/15,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد انور احمد　　العبد: طاہر احمد.بی　　گواہ: بشارت احمد کریم

## ارشادِ نبوی ﷺ

خَیْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادِراہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

## آٹو ٹریڈرز
## AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ  نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم  وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

## وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

GSTIN: 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor: Asif Nadeem

Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

**EasySteps®**
Walk with Style!

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویرز کے لیے رابطہ کریں

Address: Duggal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
Address: Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

## Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Mob- 9434056418

## শক্তি বাম®
আপনার পরিবারের আসল বন্ধু...

Producted by:
Sri Ramkrishna Aushadhalaya
VILL- UTTAR HAZIPUR
P.O. + P.S.- DIAMOND HARBOUR
DIST- SOUTH 24 PGS. W.B.- 743331
E-mail : saktibalm@gmail.com

SAKTI BALM

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
( Godrej Agrovet Ltd )

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

## MBBS IN BANGLADESH

**Why MBBS in Bangladesh?**

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

**DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES**

**The Admissions avaliable in following Medical Colleges**

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

**Some of the Women's Medical Colleges are**

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
## Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

## PHLOX
All for dreams

**PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED**
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

## Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

## IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

*a desired destination*
*for royal weddings & celebrations.*
**# 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate**
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

## A.S.
**WEIGH BRIDGE**
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

## NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

*Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments*

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

## مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
**098141-63952**
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

## GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866

FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com

FAWWAZ

## سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

نوع انسان کیلئے رُوئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن
اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA,TIFFIN,MEALS,CHICKEN-BIRYANI,FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER
Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133
طالب دعا: محبوب عالم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

Prop. Zuber
Cell : 9886083030
9480943021
ಜುಬೇರ್
ZUBER ENGINEERING WORKS
Body Building & All Type of Welding and Grill Works

HATTIKUNI CROSS ROAD YADGIR

INDIAN ROLLING SHUTTERS
IRS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
# H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com
طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)
99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

Alam Associates
Architect & Engineers
+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
# 22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)
Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
# 16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK
Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

## ارشاد باری تعالیٰ

وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ (آل عمران:134)

اوراللہ اوررسول کی اطاعت کروتا کہ تم رحم کیے جاؤ

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

## ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ (آل عمران:103)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا ایسا تقویٰ اختیار کرو جیسا اُس کے تقویٰ کا حق ہے

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کو دیکھنے کی وجہ سے تمہیں خدا یاد آوے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

## حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ایسے شخص کے پاس بیٹھنا مفید ہے جس کے عمل کو دیکھ کر تمہیں آخرت کا خیال آئے

(الترغیب والترھیب)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

## کلامُ الامام

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے اور مُردہ کو زندہ کرسکتی ہے
اس میں بڑی تاثیریں ہیں

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

## کلامُ الامام

دعا ایسی چیز ہے کہ خشک لکڑی کو بھی سرسبز کرسکتی ہے
اور مُردہ کو زندہ کرسکتی ہے، اس میں بڑی تاثیریں ہیں

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 202)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

## سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 232)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

## سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

دعا کیلئے جب درد سے دل بھر جاتا ہے اور
سارے حجابوں کو توڑ دیتا ہے اس وقت سمجھنا چاہئے کہ دعا قبول ہوگئی یہ اسم اعظم ہے

(ملفوظات، جلد 3، صفحہ 100)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

## ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کریں
روحانیت میں ترقی کریں

(پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبر کوٹ (اڈیشہ)

## ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر پہلو سے جائزہ لے کر
اپنی کمیوں کو دور کرنے کی کوشش کریں

(پیغام حضور انور برموقع سالانہ اجتماع انصاراللہ جرمنی 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
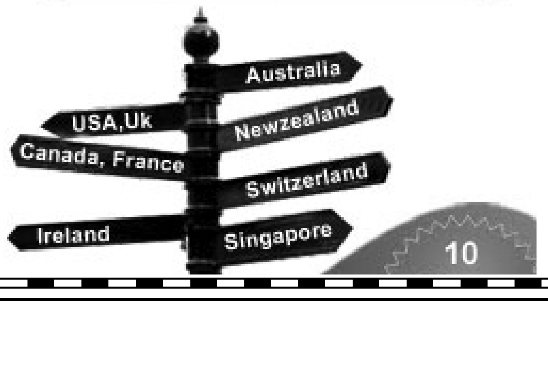

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 27 - February - 2020 Issue. 9

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

**ANNUAL SUBSCRIPTION** : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

# پیشگوئی مصلح موعودؓ کی وسعت، عظمت اور اس کی شان کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 21؍فروری 2020 بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعت احمدیہ میں 20 فروری کا دن پیشگوئی مصلح موعود کے حوالے سے خاص طور پر یاد رکھا جاتا ہے۔ یوم مصلح موعود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کی یاد میں نہیں منایا جاتا بلکہ ایک پیشگوئی کے پورا ہونے کی یاد میں منایا جاتا ہے ایسی پیشگوئی جو اسلام کی برتری اور سچائی ثابت کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کے الہام کے تحت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی تھی جو حضرت مصلح موعود کی پیدائش سے تین سال پہلے کی گئی تھی جس میں ایک خادم اسلام موعود بیٹے کی پیدائش کی خبر تھی جو دشمنوں کیلئے نشان کے طور پر پیش کی گئی تھی۔ حضور انور نے فرمایا پیشگوئی کے متعلق بعض نکات میں حضرت مصلح موعود کے الفاظ میں بیان کروں گا تا کہ پیشگوئی کی وسعت اور اس کی شان کا کچھ اندازہ ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

20 فروری کے دن 1886ء میں اس شہر ہوشیار پور میں (آپؓ یہ خطبہ ہوشیار پور میں دے رہے تھے) ایک ایسے مکان میں جو اس وقت طویلہ کہلاتا تھا جس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رہائش کا اصلی مقام نہیں تھا وہ باقاعدہ گھر نہیں تھا بلکہ ایک رئیس کے زائد مکانوں میں سے وہ ایک مکان تھا جس میں شاید اتفاقی طور پر کوئی مہمان ٹھہر جاتا ہو یا وہاں انہوں نے سٹور بنا رکھا ہو یا حسب ضرورت جانور باندھے جاتے ہوں ایک زائد جگہ تھی، قادیان کا ایک گمنام شخص جسکو قادیان کے لوگ بھی پوری طرح نہیں جانتے تھے لوگوں کی اس مخالفت کو دیکھ کر جو اسلام اور بانیٔ اسلام سے وہ رکھتے تھے اپنے خدا کے حضور علیحدگی میں عبادت کرنے اور اسکی نصرت اور تائید کا نشان طلب کرنے کیلئے آیا اور چالیس دن لوگوں سے علیحدہ رہ کر اس نے اپنے خدا سے دعائیں مانگیں۔ چالیس دن کی دعاؤں کے بعد خدا نے اسکو ایک نشان دیا وہ نشان یہ تھا کہ میں نہ صرف ان وعدوں کو جو میں نے تمہارے ساتھ کئے ہیں پورا کروں گا اور تمہارے نام کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا بلکہ اس وعدے کو زیادہ شان کے ساتھ پورا کرنے کیلئے میں تمہیں ایک بیٹا دوں گا جو بعض خاص صفات سے متصف ہوگا وہ اسلام کو دنیا کے کناروں تک پھیلائے گا۔

جب یہ اشتہار شائع ہوا تو دشمنوں نے اس پر اعتراضات کا ایک سلسلہ شروع کر دیا کہ ایسی پیشگوئی کا کیا اعتبار کیا جا سکتا ہے کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا کیا ہمیشہ لوگوں کے ہاں لڑکے پیدا نہیں ہوا کرتے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ اگر آپ اپنے ہاں محض ایک بیٹا پیدا ہونے کی خبر دیتے تب بھی یہ خبر اپنی ذات میں ایک پیشگوئی ہوتی کیونکہ دنیا میں ایک حصہ خواہ وہ کتنا ہی قلیل کیوں نہ ہو بہرحال ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جن کے ہاں کوئی اولاد نہیں ہوتی۔ دوسرے آپ نے جب یہ اعلان کیا اس وقت آپ کی عمر 50 سال سے اوپر تھی اور ہزاروں ہزار لوگ دنیا میں ایسے پائے جاتے ہیں جن کے ہاں پچاس سال کے بعد اولاد کی پیدائش کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں صرف لڑکیاں ہی لڑکیاں ہوتی ہیں اور پھر ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے ہاں لڑکے تو پیدا ہوتے ہیں مگر پیدا ہونے کے تھوڑے عرصے ہی بعد مر جاتے ہیں اور یہ سارے شبہات اس جگہ موجود تھے پس اول تو کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا کسی انسان کی طاقت میں نہیں ہو سکتا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بطور تنزل اس اعتراض کو تسلیم کر کے فرماتے ہیں کہ اگر مان بھی لیا جائے کہ محض کسی لڑکے کی پیدائش کی خبر دینا پیشگوئی نہیں کہلا سکتا تو سوال یہ ہے کہ میں نے محض ایک لڑکے کی پیدائش کی کب خبر دی ہے۔ بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری دعاؤں کو قبول فرما کر ایک ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: بعض لوگ کہتے ہیں کہ مصلح موعود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی آئندہ نسل سے تین چار سو سال کے بعد آئے گا موجودہ زمانے میں نہیں آ سکتا مگر ان میں سے کوئی شخص خدا کا خوف نہیں کرتا کہ وہ پیشگوئی کے الفاظ کو دیکھے اور ان پر غور کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو لکھتے ہیں کہ اس وقت اسلام پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ اسلام اپنے اندر نشان نمائی کی کوئی طاقت نہیں رکھتا چنانچہ پنڈت لیکھرام اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ اندرمَن اعتراض کر رہا تھا کہ اگر اسلام سچا ہے تو نشان دکھایا جائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا تو ایسا نشان دکھا جو ان نشان طلب کرنے والوں کو اسلام کا قائل کر دے تو ایسا نشان دکھا جو اندرمن مراد آبادی وغیرہ کو اسلام کا قائل کر دے اور یہ معترض ہمیں بتاتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حضور یہ دعا کی تو خدا نے آپ کو یہ خبر دی کہ آج سے تین سو سال کے بعد ہم تمہیں ایک بیٹا عطا فرمائیں گے جو اسلام کی صداقت کا نشان ہوگا۔ کیا دنیا میں کوئی بھی شخص ہے جو اس بات کو معقول قرار دے سکے۔ پنڈت لیکھرام منشی اندرمن مراد آبادی اور قادیان کے ہندو تو یہ کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے متعلق یہ دعویٰ کہ اس کا خدا دنیا کو نشان دکھانے کی طاقت رکھتا ہے ایک جھوٹا اور بے بنیاد دعویٰ ہے اگر اس دعوے میں کوئی حقیقت ہے تو ہمیں نشان دکھایا جائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خدا میں تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ تو مجھے رحمت کا نشان دکھا تو مجھے قدرت اور قربت کا نشان عطا فرما۔ پس یہ نشان تو ایسے قریب ترین عرصہ میں ظاہر ہونا چاہئے تھا جبکہ وہ لوگ زندہ موجود ہوتے جنہوں نے یہ نشان طلب کیا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ 1889ء میں جب میری پیدائش اللہ تعالیٰ کی پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی تو وہ لوگ زندہ موجود تھے جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان مانگا تھا۔ پھر جوں جوں میں بڑھا اللہ تعالیٰ کے نشانات زیادہ سے زیادہ ظاہر ہوتے چلے گئے۔ پس یہ نشان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زندگی میں اور ان لوگوں کی زندگی میں جو اسلام پر اعتراضات کرتے تھے ظاہر ہونا ضروری تھا جنہوں نے یہ نشان مانگا تھا اور یہ ظاہر ہوا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1944ء میں مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ میں کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں۔ جو شخص سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے یا اس بارے میں جھوٹ اور کذب بیانی کا ارتکاب کیا ہے وہ آئے اور اس معاملے میں میرے ساتھ مباہلہ کر لے۔ پھر اللہ تعالیٰ خود بخود اپنے آسمانی نشانات سے فیصلہ فرما دے گا کہ کون کاذب ہے اور کون صادق۔ لیکن کوئی مقابل پر نہیں آیا۔

غرض اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے رحم سے وہ پیشگوئی جس کے پورا ہونے کا ایک لمبے عرصہ سے انتظار کیا جا رہا تھا اللہ تعالیٰ نے اسکے متعلق اپنے الہام اور اعلام کے ذریعہ مجھے بتا دیا ہے کہ پیشگوئی میرے وجود میں پوری ہو چکی ہے اور اب دشمنان اسلام پر خدا تعالیٰ نے کامل حجت کر دی ہے اور ان پر یہ امر واضح کر دیا ہے کہ اسلام خدا تعالیٰ کا سچا مذہب، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خدا تعالیٰ کے سچے رسول اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا تعالیٰ کے سچے فرستادہ ہیں۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو اسلام کو جھوٹا کہتے ہیں کاذب ہیں وہ لوگ جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو کاذب کہتے ہیں۔ خدا نے اس عظیم الشان پیشگوئی کے ذریعہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت کا ایک زندہ ثبوت لوگوں کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

آپ فرماتے ہیں بھلا کس شخص کی طاقت تھی کہ وہ 1886ء میں آج سے پورے اٹھاون سال قبل اپنی طرف سے یہ خبر دے سکتا کہ اسکے ہاں نو سال کے عرصہ میں ایک لڑکا پیدا ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا وہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام دنیا میں پھیلائے گا۔ وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پر کیا جائے گا وہ جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا اور خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کی قربت اور اسکی رحمت کا وہ ایک زندہ نشان ہوگا۔ یہ خبر دنیا کا کوئی انسان اپنے پاس سے نہیں دے سکتا تھا۔ خدا نے یہ خبر دی اور پھر اسی خدا نے اس خبر کو پورا کیا۔ پس یہ کوئی معمولی اعلان نہیں تھا۔ آپ کا باون سالہ دور خلافت اور اس کا ہر دن اس کی شان کو ظاہر کر رہا ہے۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اے میرے دوستو میں اپنے لئے کسی عزت کا خواہاں نہیں نہ جب تک خدا تعالیٰ مجھ پر ظاہر کرے کسی مزید عمر کا امیدوار ہوں۔ میں کامل یقین رکھتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت کے قیام میں اور دوبارہ اسلام کو اپنے پاؤں پر کھڑے کرنے اور مسیحیت کے کچلنے میں میرے گزشتہ یا آئندہ کاموں کا انشاء اللہ بہت کچھ حصہ ہوگا اور وہ ایڑھیاں جو شیطان کا سر کچلیں گی اور مسیحیت کا خاتمہ کریں گی ان میں سے ایک ایڑھی میری بھی ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں اس موقع پر جہاں آپ لوگوں کو یہ بشارت دیتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے آپ کے سامنے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اس پیشگوئی کو پورا کر دیا جو مصلح موعود کے ساتھ تعلق رکھتی تھی وہاں میں آپ لوگوں کو ان ذمہ داریوں کی طرف بھی توجہ دلاتا ہوں کہ آپ کا اولین فرض یہ ہے کہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کریں اور اپنے خون کا آخری قطرہ تک اسلام اور احمدیت کی فتح اور کامیابی کیلئے بہانے کیلئے تیار ہو جائیں۔ بیشک تم خوشیاں مناؤ کہ خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کو پورا کیا، لیکن میں کہتا ہوں کہ اس خوشی میں تم اپنی ذمہ داریوں کو فراموش مت کرو جس طرح خدا نے مجھے رؤیا میں دکھایا کہ میں تیزی کے ساتھ بھاگتا چلا جا رہا ہوں اور زمین میرے پیروں کے نیچے سمٹتی جا رہی ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے الہاماً میرے متعلق یہ خبر دی ہے کہ میں جلد جلد بڑھوں گا پس میرے لئے یہی مقدر ہے کہ میں سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنے قدم ترقیات کے میدان میں بڑھاتا چلا جاؤں۔ مگر اس کے ساتھ ہی آپ لوگوں پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اپنے قدم کو تیز کریں اور اپنی سست روی کو ترک کریں۔ اگر ترقی کرنا چاہتے ہو اگر تم اپنی ذمہ داریوں کو صحیح طور پر سمجھتے ہو تو قدم بہ قدم اور شانہ بہ شانہ میرے ساتھ بڑھتے چلے آؤ تا کہ ہم کفر کے قلب میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا گاڑ دیں اور باطل کو ہمیشہ کیلئے صفحہ عالم سے نیست و نابود کر دیں اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ زمین اور آسمان ٹل سکتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی باتیں کبھی ٹل نہیں سکتیں۔

حضور انور نے فرمایا: نمازوں کے بعد میں دو جنازے بھی پڑھاؤں گا۔ ایک ہے محترمہ مریم الزبتھ صاحبہ کا جو مکرم ملک عمر علی کھوکھر صاحب رئیس ملتان اور سابق امیر ملتان کی دوسری اہلیہ تھیں چھیاسی سال کی عمر میں ایک حادثے کے نتیجہ میں انکی وفات ہوگئی۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** یہ جرمن خاتون تھیں۔ 1952ء میں انہوں نے بیعت کی شادی کے بعد یہ پاکستان منتقل ہوگئیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

دوسرا جنازہ ہے عزیزم جاہد فارس احمد کا جو بارہ سال کی عمر میں وفات پا گیا۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون۔** یہ طارق نوری اور عطیۃ العزیز خدیجہ کا بیٹا تھا۔ عزیزم جاہد کے نانا فاروق احمد خان ہیں جو حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کے پوتے ہیں۔ بڑی نمایاں خصوصیات کا حامل بچہ تھا۔ انتہائی سلجھا ہوا خلافت کے ساتھ گہری محبت رکھنے والا اور مجھے باقاعدگی سے خط لکھا کرتا تھا۔ اپنے احمدی ہونے پر فخر تھا۔ خطبات باقاعدہ سنا کرتا تھا۔ واقف نو تھا۔ کلاسز میں بھی شامل ہونے والا تھا اپنی عمر کے لحاظ سے وقف نو کا نصاب بھی اس اس کو سارا یاد تھا۔ اللہ تعالیٰ اس کے درجات بلند کرتا رہے اور ان کے ماں اور نانا نانی کو بھی صبر اور حوصلہ اور ہمت عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad